

کانگریسی مسلمان اور حقائقِ قرآن

مفتی سید شاہ مصباح الحسن



مکتبہ رضویہ لاہور



۹

کانگریسی مسلمان اور خالق قرآن

۵۹ ھ ۱۳

۲ تاریخی فتوے جو تحریکِ قیامِ پاکستان کے
دورانِ اسلامیانِ ہند کے لیے مشعلِ راہ بنے

مفتی سید شاہ مصباح الحسن

مکتبہ ضوئیلہ لاہور

ممتاز دانشور

پروفیسر زاحیہ صدیق منور



گاندھی کے لیے عام مسلم ملت کے افراد
مسلمان ہی نہ تھے فقط وہی مسلمان تھے جو آئینِ شریعت پر قائم ہو سکتے تھے۔
تلک لگوا سکتے تھے۔ ہندوؤں کے سے انداز میں پرنام کر سکتے تھے ہندوؤں
کی سی ٹوپیاں پہن سکتے تھے اور مسلمانوں کو ہندو قوم سے جدا نہ جانتے تھے
گویا خدا پرست اور بت پرست، گاؤں خوار اور گاؤں کا پرستار ایک ہی
ملت کے فرد تھے۔



مضمون بعنوان ”حقیقتِ حال“

بحوالہ روزنامہ نوائے وقت لاہور، شمارہ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۱۲

ڈاکٹر شرف الدین صلاحی

ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، پاکستان
 جب گاندھی جی نے انگریزوں کی خلاف تحریک ترک موالات
 شروع کی اور مسلمانوں کو یہ کہہ کر اس میں شمولیت کی دعوت دی کہ ہندوستان
 میں بسنے والے ہندو مسلمان ایک قوم ہیں اور انہیں متحد ہو کر انگریزوں کی خلاف تحریک
 چلانی چاہیے۔ اس دعوت کے مضمرات مسلمانوں کے حق میں جتنے خطرناک تھے بعد
 تجربات نے خود انہیں آشکارا کر دیا۔ اس خطرے کی طرف سب سے پہلے جس
 شخص نے نشاندہی کی وہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی تھے۔ یہ
 انتباہ گویا اس دومی نظریے کا اعلان تھا جس کی بنیاد
 پر آگے چل کر پاکستان بنا،

(ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد، جولائی ۱۹۷۱ء، ص ۷۹-۸۰)

آل انڈیا سنی کانفرنس

اللہ تعالیٰ نے سنی بریلوی علماء، جو ملت
اسلامیہ کی اکثریت کے نمائندے تھے، کو یہ توفیق دی کہ
وہ تحریک پاکستان اور دو قومی نظریہ کے مسلسل مؤید و حامی رہے۔
مولانا سلیمان اشرف (متوفی ۱۹۳۹ء) جو مولانا احمد رضا خاں
بریلوی کے خلیفہ اور علی گڑھ میں دینیات کے پروفیسر تھے اس زمانے
میں بھی ہندو مسلم اتحاد کو غلط قرار دیتے تھے جب تحریک خلافت
کی وجہ سے مسلمان قائدین نے گاندھی جی کو اپنا لیڈر بنا لیا تھا۔

بحوالہ ”تاریخ پاکستان“ از پروفیسر شیخ محمد رفیق،

سید مسعود حیدر بخاری، پروفیسر چوہدری نثار احمد

مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء، صفحہ ۳۲۷ — ۳۲۸

پیش لفظ

برصغیر میں ایک آزاد اسلامی مملکت کا قیام تاریخ کا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے، عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ”جس وقت متحدہ ہندوستان کی سرزمین انگریزی سلطنت پر تنگ ہو گئی اور انگریز اپنا بوریا لپیٹنے لگا تو کچھ جذباتی مسلمان مذہب کا نعرہ لگا کر میدان میں اچانک نمودار ہو گئے چنانچہ ان کی جذباتیت کے نتیجے میں پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔“ جہاں تک سطحی معلومات رکھنے والے لوگوں یا نئی نسل کے کچے ذہنوں کا تعلق ہے وہ شاید اس دھوکے میں آجائیں، مگر جن لوگوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخی جدوجہد کو تسلسل کے ساتھ پڑھا اور دیکھا ہے یا جو مسلم قوم کے اجتماعی ضمیر کی خودی کے فلسفے سے پوری طرح آگاہ ہیں، ایک لمحے کے لیے بھی اس غلط مفروضہ کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ اس سرزمین پر انگریز کے قدم رکھتے ہی، سب سے پہلے جو قوم من حیث القوم اس کے خلاف اٹھی ہے وہ مسلمان قوم ہے، یہ درست ہے کہ اس سرزمین پر ہندو، سکھ، اچھوت اور کئی دیگر اقوام بس رہی تھیں، لیکن ان اقوام پر یہ مسلمانوں کا احسان ہے کہ انہوں نے ان اقوام

کو غیر ملکی سامراج سے نجات حاصل کرنے کے جذبے کا اجتماعی شعور بچشا، ہمیں یہ بات تسلیم ہے کہ آگے چل کر بہت سارے ہندو اور سکھ بھی اس تحریک میں شامل ہو گئے اور اس سے تحریک آزادی وطن کو خاصا فائدہ پہنچا، مگر اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ایک ہزار سالہ حکومت کی بازیافت اور اسلامی نظریہ حیات کے احیاء سے ان کا مقصد صرف سیاسی بالادستی تک محدود نہ تھا بلکہ دینی و مذہبی اعتبار سے وہ اپنے ذمے ایک بھاری فرض کی ادائیگی سے بکدر ہو رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ شروع میں جو جوش و خروش اور لگن مسلمانوں میں نظر آتی ہے، وہ دوسری جگہ موجود نہیں ہے۔ اگر تاریخی تسلسل کو پیش نظر رکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ حساس اور درد مند مسلمانوں کی یہ جدوجہد مغلیہ حکومت کے زوال سے شروع ہوئی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی مساعی ہوں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت عشق رسولؐ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی انقلابی آواز ہو کہ علامہ اقبال کا درس خودی ۱۸۵۷ء کے مجاہدین کی بے مثال جانی و مالی قربانیاں ہوں کہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں کا مسلمانوں کے قومی و ملی تشخص کو اجاگر کرنے کا بے نظیر کارنامہ ۱۹۲۵ء کی مراد آباد سنی کانفرنس سے ۱۹۴۶ء بنارس سنی کانفرنس تک علماء و مشائخ کی سرگرمیاں ہوں کہ قائد اعظم محمد علی جناح کی فکری و عملی خدمات یہ سب اسی تاریخی جدوجہد کی مختلف کڑیاں ہیں، جو زوال پذیر اسلامی حکومت کو بچانے، انگریزی سامراج سے نجات حاصل کرنے، ہندوستان میں ایک ہندو اسٹیٹ قائم ہونے سے مسلمانوں کو بچانے کے لیے باہم گدگد ملی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ مسلمان قوم کی خوش

بختی ہے کہ برصغیر کی سرزمین کے تمام مفکرین اور مذہبی و سیاسی قائدین نے مسلمانوں کی پریشانی اور منزل و انحطاط کے حل کے سلسلے میں سوچ کی ایک ہی راہ اختیار کی ہے، اور وہ ہے برصغیر میں مسلمان قوم کا بہ طور قوم کے ایک انفرادی تشخص، علماء کے ایک محضر گروہ نے اپنا راستہ یہاں جہور مسلمانوں سے الگ کر لیا۔ اگر بات لفظی گو رکھ دھندے کی ہو تو ممکن ہے کہ ان کے نظریات کا بھی کہیں نہ کہیں سے کوئی جواز نکل آئے، اور اگر نتائج، حالات، مشاہدات اور مسلمانوں کے تہذیبی ورثے کو دیکھا جائے تو اس گروہ کی رائے غلط، مسلمانوں کے حق میں زہر قاتل اور مسلمانوں کے تہذیبی ورثے کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔

پدرم سلطان بود ایک مشہور کہاوت ہے لیکن ضروری نہیں کہ یہ ہر موقع پر غلط ہو۔ انگریزی سامراج کے خلاف ۱۸۵۷ء کی تحریک کن لوگوں نے چلائی یہ علامہ فضل حق خیر آبادی، مفتی عنایت احمد کا کوروی، شاہ احمد اللہ مدرسی، مولانا کافی کون تھے؟ انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں قیام کانگریس کے ساتھ کون سی وہ برگزیدہ جماعت تھی جس نے ہندوستان کے طول و عرض میں قریہ قریہ گاؤں گاؤں پھر کر مسلمانوں کو الگ پلیٹ فارم پر جمع ہونے اور انہیں اپنا ملی تشخص برقرار رکھنے کا درس دیا۔ امرتسر کے معروف پیرچے الفقیہ نے ۱۹۴۱ء کے بعد اپنے سرورق پرفقیہ امرتسر (پاکستان) لکھنا شروع کر دیا تھا، اس پرچے کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوتی تھی ہندوستان میں ”اہل السنۃ والجماعۃ کا واحد آرگن“ آل انڈیا سنی کانفرنس

مراد آباد منقہ ۱۶-۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء میں صدر مجلس استقبالیہ کی حیثیت سے فاضل بریلوی کے صاحبزادے مولانا حامد رضا خاں نے جو خطبہ دیا، اس کے اہم عنوانات یہ ہیں :

- ۱- تنگ دل ہندوؤں کے مظالم، شدھی تحریک، سنگٹن، ذبیحہ گاؤں پر بلا، بلکہ قتل عام، ہندوؤں کا مزاج جانوروں سے محبت اور انسانوں پر ظلم، سوراج کے بہروپ میں مسلمانوں کو دائمی غلامی کے جال میں پھنسانا۔
- ۲- بعض مدعیان اسلام کی غیر اسلامی حرکات، ہندو مسلم اتحاد کی دعوت کے مضارشات، تحریک خلافت، عدم تعاون، ہجرت میں مسلمانوں کے بے پناہ نقصانات۔
- ۳- تعلیم، تبلیغ، تعلیم بالغاں، قدیم اور جدید علوم کی ضرورت۔
- ۴- اتحاد بین المسلمین، تنظیم مساجد۔
- ۵- معاشرتی زندگی کے رہنما اصول، امن پسندی، تحمل، رسومات بدیسے احترام۔
- ۶- مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا انحصار، تجارت، مسلمانوں سے خرید و فروخت، مقدمہ بازی کی لعنت سے بچاؤ کی تدابیر وغیرہ۔
- ۷- مسلمانوں کا تمدن، تہذیب روایات مذہب وغیرہ دوسرے مذاہب خصوصاً ہندوؤں سے بالکل الگ ہیں۔ دو قومی نظریہ کی تشریح، ”لے قیام پاکستان سے چند ماہ قبل علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری نے ”دبدبہ سکندری

لے خطبہ ۱۹۲۵ء مطبع اہل سنت بریلی سے طبع ہو کر شائع ہوا، ملاحظہ ہو خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس : ۱۳۸ تا ۱۹۱

رامپور" میں علمائے اہلسنت اور سیاست ہند کے تین دور کے عنوان سے ایک مضمون لکھا اس کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیے ،

آپ نے اپنے مضمون کو مندرجہ ذیل تین ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا ہے ،
 (۱) ۱۸۵۷ء ، (ب) تحریک خلافت ، (ج) مطالبہ پاکستان
 ” تحریک خلافت کے بعد جب مسلمان نہ صرف منتشر و غیر منظم
 تھے بلکہ انتہائی غفلت و جمود کا عفریت ان پر مسلط ہو چکا تھا ،
 ادھر ملک کے سیاسی حالات میں تیزی کے ساتھ انقلاب آ رہا
 تھا ، بین الاقوامی آدینش و تجارتی مصالح کی بناء پر ہندو ہا جنوں
 اور انگریز ساہوکاروں میں حکومت کا سودا ہو رہا تھا شدید خطرہ
 پیدا ہو گیا تھا کہ مسلمان اس بڑے کوچک کی بساط سیاست پر کہیں
 ہمیشہ کے لیے مات نہ کھا جاتے جس پر ہزار سال تک نہایت
 جاہ و جلال اور عدل و انصاف کے ساتھ اس نے حکمرانی کی ہے۔ ہند
 کانگریس اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں کی حق تلفی کے درپے تھی اور
 اپنی اکثریت و دولت کے بل پر اسلامی تہذیب بلکہ مسلمانوں کے ملی
 وجود کو یکسر نیست و نابود کر دینے کا تہیہ کر چکی تھی۔ ادھر علمائے
 دیوبند ، جمعیت علماء ہند دہلی ، برلا و ڈالیا کی تجویروں کا شکار
 بن چکی تھی اور اپنی وسیعہ کاریوں کی بدولت عین میدان جنگ میں
 مسلم افواج کے اندر انتشار و رخنہ اندازی کرنے میں پانچویں کالم
 کا کام کر رہی تھی۔ بچاری مسلم لیگ علماء اہلسنت کے محبوب

نصب المعین پاکستان کو لے کر بے یار و مددگار تھی۔ مسلمان راہِ حق کی تلاش میں حیران و سرگردان تھے اُسے صحیح راہ عمل نہیں ملتی تھی وہ ہر سراب کو چشمہ آبِ حیاواں اور ہر چمکدار کو گوہر تاباں سمجھ کر لپکتا تھا مگر ہر قدم پر مایوسی اُسے اپنا مخوس چہرہ دکھاتی تھی۔ قریب تھا کہ جہدِ لبِ بقا کے علی میدان میں فوج کے قدم اکھڑ جاتے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مکرہمت ٹوٹ جاتی کہ نصرت الہی نے فوجِ مسلم کی دستگیری کی اور عین وقت پر علماء اہلسنت جمہوریتِ اسلامیہ نے پاکستان کا مطالبہ فرما کر مسلمانانِ ہند کی ایسی صحیح و بر محل رہنمائی فرمائی کہ سیاسیاتِ ہند کا نقشہ بدل گیا اور ہندو کانگریس کی بے پناہ زرباشیوں اور غدارانِ ملک و ملت کی انتہائی غداریوں کے علی الرغم پاکستان کے مطالبہ کو عالمِ سیاست کے میدان میں ایسی شاندار کامیابی نصیب ہوئی جو تاریخِ سیاست میں بے مثال ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ نہ صرف دُنیاۓ ہندو بلکہ بیرون ملک بھی جو زبردست اثر و رسوخ اسلامی سیاست و مطالبہ پاکستان کو حاصل ہے انہیں علماء و مشائخ اہلسنت کی مساعی جمیلہ کا مرہونِ منت ہے جن کا دوسرا نام ”جمہوریتِ اسلامیہ“ سنی کا نفرنس ہے“ لے

انڈین نیشنل کانگریس کن مقاصد کی بناء پر وجود میں آئی اس بحث میں
پرٹے بغیر آج کسی باخبر آدمی کے لیے یہ جاننا کوئی مشکل کام نہیں کہ اس نے
چند ہی سالوں میں اپنا مقصد وحید ہندوستان کی ساری آبادی کو سیاسی مذہبی
اور سماجی طور پر ایک قوم بنانا قرار دے لیا تھا، ۱۹۲۶ء میں پنڈت جواہر
لال نے اس خواہش کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ”ہندوستان ایک متحدہ
قومیت ہو“ اے

اسی متحدہ قومیت کے بارے میں مسٹر گاندھی نے کہا تھا کہ ہندو مسلم تہذیبوں
کے امتزاج سے متحدہ قومیت کی تہذیب مرتب ہوگی“ اے

پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب رقمطراز ہیں:
”حقیقت میں یہ متحدہ قومیت، ہندو قومیت کی ایک دلربا
شکل تھی جس کی بنیاد ان چھ ستونوں پر رکھی گئی :-

- (۱) ایک ملک (یعنی بھارت درش)
- (۲) ایک قوم (یعنی ہندوستانی یا ہندو)
- (۳) ایک زبان (یعنی ہندی بخط ناگری)
- (۴) ایک تہذیب (یعنی ہندو تہذیب)
- (۵) ایک مذہب (یعنی ہندو مذہب یا دین الہی جیسا کوئی
نیا مذہب)
- (۶) ایک آئین (یعنی فلسفہ گاندھی)

مولانا ابوالکلام آزاد کی کوششوں سے مدرسہ اسلامیہ کلکتہ دسمبر ۱۹۲۰ء میں قائم ہوا جس کے صدر مدرس مولوی حسین احمد مدنی مقرر ہوئے۔ عارضی طور پر جامع مسجد نازک کی بالائی منزل کے کمرے اور بڑے ہال میں اس کا آغاز کیا گیا، رسم افتتاح مسٹر گاندھی نے ادا کی۔ اس موقع پر مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ مسٹر گاندھی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”اس وقت اسلام خطرے میں ہے“

مسٹر گاندھی نے مزید کہا:

”میں اساتذہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے شاگردوں کو ایسی تعلیم دیں جو انہیں سچا مسلمان اور سچا ہندوستانی بنادے۔۔۔۔۔ اس مدرسہ کے اساتذہ، طلبہ میں ہندو مسلم اتحاد کا جذبہ پیدا کریں“

جناب سید نور محمدؒ اس لکھتے ہیں:-

”رسالہ الناظر کے ایڈیٹر مولانا ظفر الملک نے کہا اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نہی ہوتے، مولانا شوکت علی نے فرمایا زبانی جے پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا تم ہندو بھائیوں کو راضی کر دو گے تو خدا راضی ہوگا۔ ان لیڈروں نے اس پر بس نہ کی بلکہ بقول سابق مرکزی زیر خان عبدالوجید خان جامع مسجد دہلی کے منبر پر مردھانند سے تقریریں

کرائی گئیں، ایک ڈولی میں قرآن کریم اور گیتا کو رکھ کر جلوس نکالے گئے، مسلمانوں نے قشقے لگائے، گاندھی جی کی تصویروں اور بتوں کو گھر میں آویزاں کیا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کرشن کا خطاب دیا گیا، وید کو الہامی کتاب تسلیم کیا گیا، گائے کی قربانی کی مانعت کے فتوے اونٹوں کی پشت پر سے تقسیم کئے گئے،

علماء کے اس طبقے کی کیفیت دیکھئے کہ کانگریس سے الگ — احرار کے نام سے تنظیم بنائی مگر اس کے پلیٹ فارم پر کام دہی ہونے لگا جو کانگریس کر رہی تھی بلکہ خود کانگریس سے بھی بڑھ کر کانگریس کے مفاد کے لیے ”احرار“ نے کام شروع کر دیا۔ جناب سید عطاء اللہ شاہ بخاری صدر احرار کے بارے میں ”رئیس الاحرار“ میں ہے :

”پنڈت موتی لال نہرو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سحر بیانی کے عاشق تھے انہیں کے پروگرام کے مطابق شاہ صاحب کام کر رہے تھے۔ الہ آباد میں جب شاہ صاحب پنڈت موتی لال جی کے یہاں پہنچے تو پنڈت موتی لال جی نے خود شاہ صاحب کے کھانے کا بندوبست کیا اور اپنے ہاتھ سے دونوں وقت چلئے بنا کر پلائی۔ پنڈت جی بار بار شاہ صاحب سے کہتے شاہ صاحب ! کانگریس ستیہ گرہ کی کامیابی صرف آپ ہی سے وابستہ ہے۔ کانگریس تحریک میں پنجاب

کے احرار رہنماؤں کی شرکت اور شاہ صاحب کے دورہ کا یہ اثر
ہوا کہ گاندھی اردن پکیٹ کے بعد جب بھی احرار رہنما گاندھی جی
سے ملنے گئے تو گاندھی جی اُٹھ کر دروازے تک خود احرار رہنماؤں
کو لینے آئے۔ یہ امتیازی بات تھی جو زندگی میں گاندھی جی نے صرف
احرار رہنماؤں کی عزت و تکریم کی ہے

جناب مولانا حسین احمد مدنی نے فرمایا :

” ایسی جمہوری حکومت جس میں ہندو مسلمان، سکھ عیسائی، پارسی
سب شامل ہوں حاصل کرنے کے لیے سب کو متفقہ کوشش کرنی چاہیے
اور ایسے مشترکہ آزادی اسلام کے اصول کے عین مطابق ہے اور اسلام
اس آزادی کی اجازت دیتا ہے “

مولانا ابوالکلام آزاد نے لاہور میں فرمایا کہ

” مسٹر جناح کا یہ نظریہ کہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمان
دو جدا گانہ قومیں ہیں، غلط فہمی پر مبنی ہے، میں اس باب میں
ان سے متفق نہیں “

جہاں تک ہم نے ساری صورت کا مطالعہ کیا ہے، اس سے واضح ہوتا
ہے کہ علماء کا یہ گروہ اسلامی سیاست کے بارے میں انتہائی ثرولیدہ فکری

اور کچھ نہیں کا شکار تھا، اس کا ذہن اس بارے میں قطعاً واضح اور صاف نہیں تھا۔ اس کے برعکس خانقاہ نشین فقراء سواد اعظم کے علماء اور بظاہر انگریزی وضع رکھنے والے عظیم دردمند مسلمان لیڈر (علامہ اقبال اور قائد اعظم) اپنے اپنے مقام پر مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کر رہے تھے۔ یہ درست ہے کہ ہندوستانی سیاست پر چھائی ہوئی جماعت کانگریس کے معقوب ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر یہ لوگ اتنا زیادہ نہ ابھر سکے، لیکن بالآخر تاریخ نے ان ہی کے حق میں فیصلہ دیا اور یہ کوئی نئی بات نہیں، حق و باطل کی کش مکش میں تاریخ اپنا فیصلہ دینے کے لیے دنیاوی جاہ و جلال کی نہیں، حق و صداقت کی منتظر رہتی ہے۔

قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا :

”پاکستان اُس دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا غیر مسلم مسلمان ہوا تھا۔ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی“ لے

علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء میں اپنے خطبہ الہ آباد میں ارشاد فرمایا :

”یہ مطالبہ مسلمانوں کی اس دلی خواہش پر مبنی ہے کہ انہیں بھی کہیں اپنی نشو و ارتقاء کا موقع ملے۔ اس لیے کہ اس قسم کے مواقع کا حاصل ہونا اس وحدت قوی کے نظام حکومت میں قریب قریب ناممکن ہے جس کا نقشہ ہندو ارباب سیاست اپنے ذہن میں لیے بیٹھے ہیں اور

جس سے مقصد وحید یہ ہے کہ تمام ملک میں مستقل طور پر انہیں کا
غلبہ اور تسلط ہو، ۱

دوسری طرف علمائے اہلسنت دو قومی نظریہ کے فروغ، مطالبہ پاکستان
اور تحریک پاکستان کے سلسلے میں انیسویں صدی عیسوی کے اواخر سے جو کوششیں کر رہے
تھے ان کی ایک مستقل تاریخ ہے۔ مولانا عبدالحامد بدایونی پہلی مرتبہ ۱۹۱۸ء میں
آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد ۱۹۳۷ء میں
لکھنؤ کے سیشن میں مولانا نے باقاعدہ عملی طور پر حصہ لیا۔ ۱۹۴۰ء کی قرارداد
پاکستان کی حمایت میں تاریخی اجتماع سے آپ کا خطاب ہمیشہ یاد رہے گا۔
مجاہد ملت، مولانا عبدالستار خان نیازی نے ۱۹۳۹ء میں قائد اعظم کو خلافت اکیم
پیش کی جس کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ ۲

الغرض ۱۹۲۵ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک برصغیر کے طول و عرض میں علماء و
مشائخ اہلسنت نے تحریک پاکستان کا یہ سفر جس طرح طے کیا، وہ ان کے مجاہدانہ
عمل اور اپنے مقصد سے سچی لگن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مراد آباد، بنارس،
پنچونڈ ضلع، اٹاوا، بدایوں اور کراچی کی سنی کانفرنسیں، اور ان میں منظور شدہ
قراردادیں اور عملی جدوجہد تاریخ پاکستان کا وہ زریں باب ہے جس سے کسی
صورت صرف نظر نہیں کی جاسکتی۔

۱۔ تحریک پاکستان اور نیش تسلط علماء : ۱۷

۲۔ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس : ۳۰، ۳۶

زیر نظر سالہ اس دور میں اہلسنت و جماعت کی دینی و سیاسی سرگرمیوں کو سمجھنے کے لیے خاصا مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ درہل دو سوالات کے جواب ہیں جو ۱۹۴۰ء کے قریب قریب حضرت مولانا مفتی سید شاہ مصباح الحسن صاحب سے پوچھے گئے۔ آپ نے خالص شرعی انداز میں قرآن مجید کی روشنی میں ان کے جوابات دیئے، یہ فتوے جواز و عدم جواز موالاة کفار اور موالاة کانگریس کے بارے میں ہیں، اس پمفلٹ کا تعارف یوں کرایا گیا ہے :

”کانگریس کی زبان اور کانگریسیوں کی مسلمہ شہادت سے ثابت ہو گیا ہے کہ موجودہ کانگریس مسلمانوں کو ہندوؤں میں مدغم کرنا چاہتی ہے اور بایں طور اسلام کا استیصال مد نظر ہے اس فتویٰ میں آیات حکمت سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کانگریس میں شرکت بلا شرط تو درکنار بشرط بھی ممنوع و حرام ہے ... اس میں صرف آیات صریحہ سے استناد کیا گیا ہے احادیث بھی نقل نہیں کی گئیں“ ۱

اس کے بعد رقمطراز ہیں -

”اگست ۱۹۳۹ء میں اچاریہ کرپانی کا بیان اور اخبار مدینہ کا تبصرہ دیکھنے کے بعد ستمبر ۱۹۳۹ء کا یہ اعلان بھی ملاحظہ ہو جو آل انڈیا کانگریس کے اجلاس میں میاں افتخار الدین صدر کانگریس صوبہ پنجاب کے جواب میں سر دار دلجہ جھائی پٹیل نے کیا کہ ”مسلمان

کانگریس میں شریک ہیں وہ مسلمان ہیں کب میاں صاحب اگر اپنے ایمان کی خیر منانا چاہتے ہیں تو مسلمانوں کی کانگریس مسلم لیگ میں جائیں ” لے

ان دونوں سوالات میں شاہ مصباح الحسن صاحب سے قرآن مجید کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا گیا ہے، جو یہ ہے لایٰنہکما اللہ عن الذین لہ یقاتلوکم فی الدین ولہ یدخرجوکم من دیارکم ان تبزوہم و تقسطوا الیہم....

(اللہ تمہیں ان کافروں سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو، (المحتملہ) بالکل یہی سوال فاضل بریلوی سے بھی کیا گیا، آپ نے اس کے جواب میں ”المحتملہ المومنین“ نامی نہایت تحقیقی کتاب سپرد قلم کی جس نے بعد میں ہر مشکل میں مسلمانان ہند کی رہنمائی کی۔ ہندوؤں کے ساتھ موالاة قائم کرنے بلکہ ان کے ساتھ بھجان ہو جانے والے لیڈروں کو اس آیت کے سمجھنے میں جوڑ دیا۔ لگی اس کا رد کرتے ہوئے فاضل بریلوی فرماتے ہیں :-

”ان صاحبوں سے یہ بھی پوچھ دیجھیے کہ سب جاتے دو آیہ کریمہ لایٰنہکم ہر مشرک غیر محارب کو عام ہو کر حکم ہی سہی اور مشرکین ہند میں کوئی بھی محارب بالفعل نہ سہی، آیہ کریمہ نے کچھ نیک برتاؤ مالی مواساة ہی کی تو رخصت دی یا یہ فرمایا کہ ان کی جے پکارو، ان کی حمد کے نعرے مارو، انہیں مساجد مسلمین میں بادب و تعظیم پہنچا

کہ مسند مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ وسلم پر لے جا کر مسلمانوں سے اونچا
 بٹھا کر واعظ و ہادی مسلمان بناؤ، اُن کے لیے دُعائے مغفرت و
 نماز جنازہ کے اعلان کراؤ، گائے کا گوشت کھانا گناہ ٹھہراؤ،
 قرآن مجید کو رامائن کے ساتھ ایک ڈولے میں رکھ کر مندر میں لے
 جاؤ، اُن کے سر غنہ کو کہو خدا نے ان کو تمہارے پاس مذکور بنا
 کر بھیجا ہے، یوں معنی نبوت جماد اور صاف کہہ دیا کہ — ہم
 ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز اٹھا دے
 گا — کیا آیہ کریمہ لایٰنہکم میں ان ملعونات و کفریات کی اجازت
 دی تھی۔

جناب شاہ مصباح الحسن نے قرآن مجید کی آیات سے ہندوؤں کے
 اور کانگریس کے ساتھ موالاة کو ناجائز اور حرام ثابت کیا ہے، آپ کا انداز
 بیان سادہ اور دلنشین ہے مگر قابل توجہ بات یہ ہے کہ قیام پاکستان سے
 بہت پہلے پرانی وضع کے ایک بزرگ کی فکر اور دینی سوچ نام نہاد علماء اور شیوخ
 کے مقابلے میں کس قدر صحیح اور بر عمل تھی، یہ راست فکری صرف ایک انفرادی
 شخصیت کی نہیں بلکہ اس بیڑے اور گروپ کے تمام علماء و مشائخ اور
 سیاسی مفکرین ہمیں اسی راہ کے راہی نظر آتے ہیں۔

ع خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را

قیام پاکستان تاریخ کا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے، اور نہ وہ ہی لوگ
 کچھ کم اہمیت کے حامل ہیں، جن کے مجاہدانہ کارناموں سے تحریک پاکستان کا
 فائدہ رواں دواں رہا۔ قیام پاکستان کے بعد بوجہ موسیٰ کی پگڑی عیسے کے
 سر باندھنے کی کوششیں شروع ہو گئی تھیں مگر بحمد اللہ پچھلے چار پانچ سال
 سے حالات نے کروٹ لی ہے، اور حقائق منظر عام پر آنا شروع ہو
 گئے ہیں۔ تحریک آزادی وطن بالخصوص تحریک پاکستان پر مطالعہ اور لیسرچ
 کرنے والے اصحاب کو چاہیے کہ وہ حسب ذیل تحقیقی کتب کو ضرور سامنے رکھیں۔

تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم از ڈاکٹر محمد مسعود احمد

فاضل بریلوی اور ترک موالات

خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس

اکابر تحریک پاکستان

اقبال کا آخری معرکہ

اعلیٰ حضرت بریلوی کی سیاسی بصیرت

امتیاز حق

سات ستارے

آزادی کی ان کہی کہانی

دنیا نے اسلام کے اسباب زوال

باغی ہندوستان (طبع پاکستان)

فضل حق خیر آبادی اور سن ستاون

حکیم محمود احمد برکاتی

حکیم محمد حسین بدر

گل محمد فیضی

حسنین رضا خاں

عبدالشاہد خاں شروانی

حکیم محمود احمد برکاتی

اسلام ان انڈیا پاک سب کانٹی نینٹ (انگریزی) اند میاں عبدالرشید
 اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں تحریک پاکستان کے حقیقی مقاصد سمجھنے
 اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے ، اور ان محنین ملتِ اسلامیہ
 و مجاہدین آزادی کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے انگریزی
 سامراج کے خلاف پہنچے آزمائی سے لے کر قیام پاکستان تک ملتِ اسلامیہ کی صحیح
 رہنمائی فرمائی۔

سید محمد فاروق قادری ایم اے

شاہ آباد شریف گڑھی اختیار خاں

۳۱ ستمبر ۱۹۷۹ء حال کاشانہ حماد، شیخ ہندی اسٹریٹ بازار داتا صاحب لاہور

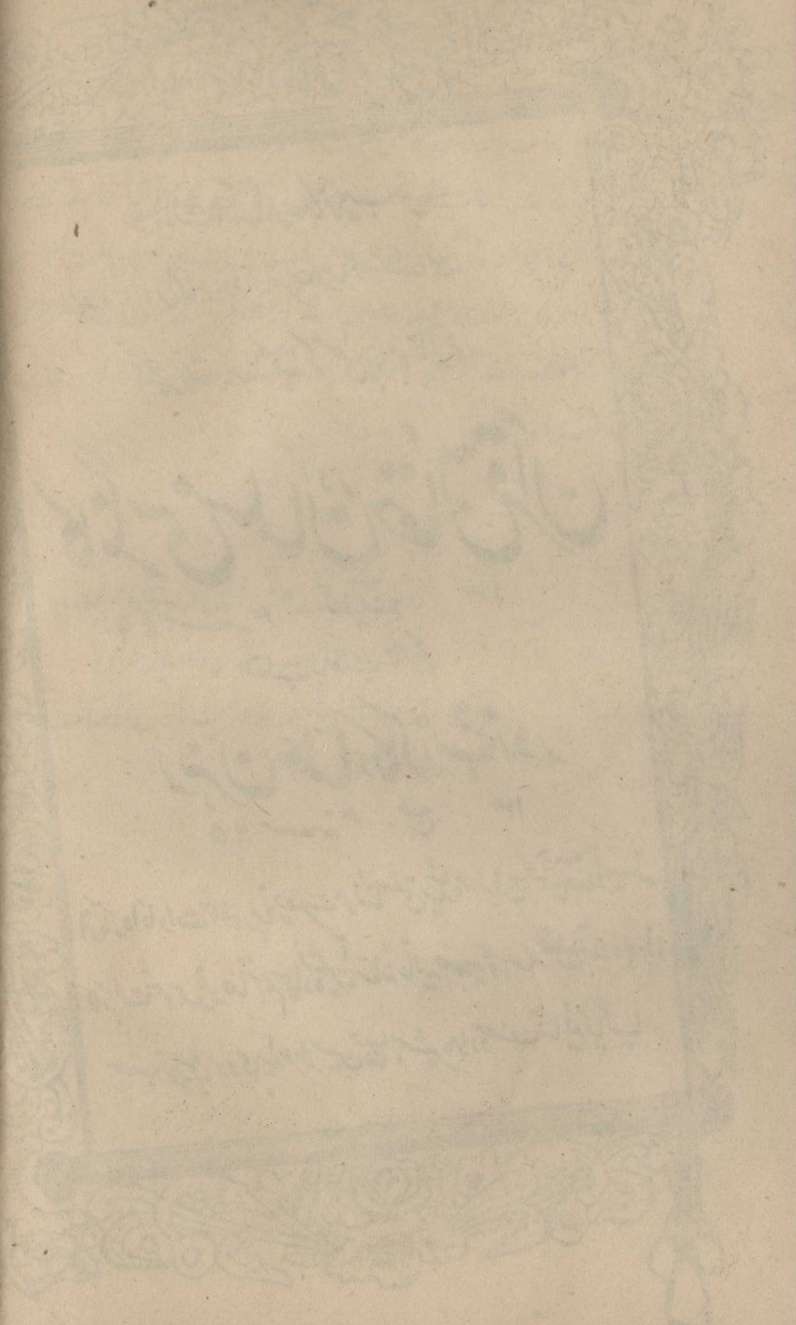
هذا الكتاب الكلاب لا ميب فيه
(ترجمہ) اس کتاب (قرآن شریف) میں کوئی شک نہیں
الحمد للہ رسالہ مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی

کانگریسی مسلمان حقائق قرآن

۵۹ سنہ ۴ تفتیف ۱۳
المقلب بہ لقب تاریخی

رہنما علماء کا کذب زور
۶۵ سنہ ۴ طبع ۱۳

از تازہ افادات حضور پر حضرت مولانا مفتی شیخہ مصباح الحسن ضاویہ
لازالہ شمس فیوضاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ صمدیہ پھیرند ضلع انارہ یو۔ پی
حسب فرمایش مولوی سید عزیز حسین صاحب ہمشیرہ زادہ مصنف شائع کیا گیا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اُحْمَدُ وَفِي صَلَواتِ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ

برادران دینی۔ السلام علیکم۔ موجودہ دور و زمانہ بلاشبہ مسلمانوں پر ہی سخت ہے۔ ایک طرف تو کانگریس اپنی سیاسی چالوں سے مسلمانوں کو مغبور و مغلوب کرنا چاہتی ہے اور دوسری طرف خود مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے اس نے مسلمانوں کے دوست و دشمنوں کو ابھار دیا ہے ان کو ظاہری و معنوی ہر قسم کی بددیوباری ہے برائی و حشرات الارض کی طرح جہاں دیکھے دس پانچ اشتہار ہوا میں اڑتے ہوئے نظر آئیں گے کہیں تو شرعی احکام نام نہاد مولویوں کی طرف سے پیش کئے جا رہے ہیں۔ کہیں ذات و برادری کو اچھالا جا رہا ہے بہر حال تم تم کے روپ بھرے جا رہے ہیں اور مسلمانوں کی صفیں درہم برہم کرنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی جا رہی ہے مسلمانوں میں انتشار پھوٹ پیدا کرنے کو فریب اور مکاریوں کا دروازہ کانگریس کے اشارہ پر دوست و دشمنوں نے کھول دیا ہے شرعی نقطہ نظر سے صرف آیۃ لا یتھکم اللہ الخ سارے قرآن شریف میں سے ان کو یاد رہ گئی ہے اور اسی کو ہر فرضی و واقعی کانگریسی مولوی کانگریس میں داخل ہونے اور ہندوؤں کی ہمنوائی کا بہترین ثبوت سمجھ رہا ہے اب سے پانچ برس پہلے میرے ایک کانگریسی دوست نے حضرت مولانا مرفدنا سید شاہ مصباح الحسن صاحب و قبلہ متع اللہ المسلمین بطول بقاء سجادہ نشین آستانہ عالیہ صمدیہ سے اسی آیۃ کے متعلق استفتاء کیا تھا اور جواز عدم جواز مولات کفار دریافت کیا گیا تھا چنانچہ پہلا فتویٰ اس آیۃ مبارکہ کی صحیح تفسیر ہے اور عدم جواز مولات کفار آیات قرآنی سے ثابت فرمایا ہے دوسرا فتویٰ میرے ایک مسلم لیگی دوست کے استفتے کے جواب میں ہے انہوں نے بھی اسی آیۃ مذکورہ کے متعلق استفتاء کیا تھا اور مولات کانگریس کا جواز عدم جواز دیا

کیا تھا دوسرے فتویٰ میں کانگریس کے صحیح خط و خال آپ کو نظر آجائیں گے اور
یہ اندازہ کر لیں گے کہ جو کام شہر دھاندلہ نہ کر سکا اس خدمت کو سیاسی آرٹیں کانگریس
دے رہی ہے دلائل اس قدر وزنی ہیں جن کو کوئی کانگریسی بھی نہیں اٹھا سکتا کانگریس
زبان اور کانگریسیوں کی مسلمہ شہادت سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ کانگریس مسلمان
کو ہندوؤں میں مدغم کرنا چاہتی ہے اور بایں طور اسلام کا استعمال یہ نظر ہے اس فتویٰ
آیات محکمات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کانگریس میں شرکت بلا شرط و درکنار بشرط بھی
حرام ہے واقعہ یہ کہ اس موجودہ دور ابتلا کے لئے یہ فتاویٰ بہترین ذخیرہ آیات قرآن
اور سوائے آیات محکمات غیر مسنونہ کے کسی متشابہ یا منسوخ و منقول آیت سے بھی ہمت
نہیں کیا گیا ہے اور نہ احادیث لکھ کر بحث ضعیف و قوی کا دروازہ کھولا گیا ہے بلکہ
صرف آیات صریحہ ذکر کی گئی ہیں۔

اگست ۱۹۰۳ء میں اجاریہ کرپلائی کا بیان اور اخبار مدینہ کا تبصرہ دیکھنے کے بعد
ستمبر ۱۹۰۳ء کا یہ اعلان بھی ملاحظہ ہو جو آل انڈیا کانگریس کے اجلاس میں مبار
افتخار الدین صدر کانگریس صوبہ پنجاب کے جواب میں سردار دلچھ بھائی پٹیل نے کیا
”جو مسلمان کانگریس میں شریک ہیں وہ مسلمان ہیں کب میاں صاحب اگر اپنے ایما
کی خیر منانا چاہتے ہیں تو مسلمانوں کی کانگریس مسلم لیگ میں جائیں انقلاب بمبئی، ۲۴ ستمبر
غور فرمائیے کہ ۳۹ء میں کرپلائی جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگریس نے وہ اعلان کیا
اور ۴۵ء میں پٹیل نے یہ اعلان کیا۔ کیا کانگریس نے ان ہر دو کی کوئی تردید کی کہ یہ غلط
تعبیر تو اس کا ہے کہ پٹیل ایسٹ پر یہ اعلان کرتے ہیں اور علماء جمعیت نہایت بشارت قلب
کے ساتھ سنتے ہیں اور ایک لفظ نہیں فرماتے یہ رضا بالکفر نہیں تو اور کیا ہے۔ کانگریس کا
ڈکٹیر تو یہ اعلان کرتا ہے کہ یہاں کوئی مسلمان نہیں جو بھی اپنے آپ کو مسلمان سمجھے
اور ایمان کی خیر چاہے وہ نکل جائے مگر انوس اور صد انوس کہ یہ حضرات اپنے

سکوت سے اس کی تائید کرتے ہیں کہ ۵

میرے اسلام کو اک قصہ ماضی سمجھو

اور اس طبع اپنی ہمرنگی و ہمنوائی کا اظہار کرتے ہیں لیکن جب مسلمانوں میں آتے ہیں تو قال اللہ قال رسول سے ان کو ورغلا نا شروع کرتے ہیں خدائے قدوس نے اپنی رحمت کاملہ سے مسلمانوں کو اب سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے آگاہ کر دیا تھا۔ واذا القوا الذين آمنوا قالوا آمنا واذا اخلوا الي شياطينهم قالوا انا معكم انما نحن مستهزون بہر حال اس دور پر آشوب میں جبکہ مسلمانوں کو دین حق اور صراطِ مستقیم سے ہٹانے اور ان کو گمراہ کر نیکی کوئی کوئی کوشش باقی نہیں چھوڑی جا رہی ہے۔ ضروری معلوم ہوا کہ واضح اور صاف احکام قرآنی سے آگاہ کر دیا جائے تاکہ ایمان اور خدا پرست مسلمان احکامِ خداوندی پر مطلع ہو کر فریب کاریوں کا شکار نہ بنیں واللہ یجھدی من یشاء الی صراطِ مستقیم میں تمام مسلمانوں سے عموماً اور برادرانِ اہلسنت سے خصوصاً عرض کروں گا کہ وہ ان فتاویٰ مبارکہ کو بہت غور سے پڑھیں جبکی تصدیق ان کے اجلہ علماء کرام نے فرمائی ہے۔

میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے شعبہ اسلامیات کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ایسی ہی صاف اور صریح آیتیں بلا کسی تاویل کے پیش کرے وادعوا لشہداء کم من دون اللہ ان کنتم ملاقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار الاتی وقودھا الناس والنجار أعدت للكفرین۔

جو حضرات اس رسالہ مبارکہ کی اپنے یہاں مزید اشاعت کی ضرورت سمجھیں انہیں طبع کرانے کی اجازت ہے اور صرف ایک کارڈ سے مطلع کر دیں کہ کس تعداد میں طبع کرایا ہے۔ ہر صوبہ اگر چاہے تو اپنی زبان میں چھپوا سکتا ہے۔

سید اعجاز حسین پھچھوند

ضلع آمادہ پورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسائل میں
- ۱۔ جو کفار نہ مسلمانوں سے لڑتے ہیں نہ ان سے برسرِ پرِ فاش رہتے ہیں نہ ان سے
مقاتلہ کرتے ہیں نہ ان کو گھروں سے نکالتے ہیں مسلمانوں کو ان کے ساتھ حسن سلوک
نکھانا سے کبھی طرح پیش آنا اور دنیاوی امور میں ان سے رائے لینا اور ان کو
دینا جائز ہے یا نہیں۔
- ۲۔ لا ینھکم اللہ الخ کی آیت مبارکہ کیا اسی وقت کے لئے تھی اور اب وہ واجب ام
سے یا نہیں۔

المستفتی

محمد مصطفیٰ خاں از پھچوند (احق)

۵ ارفرف ۵۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- الحجۃ
- ۱۔ غیر مسلم کتابی ہو یا مشرک اگر چاروں صفتوں مذکورہ سے متصف ہے تو اس سے آنا
حسن سلوک کر سکتا ہے جتنا آئیہ مبارکہ متفرہ نمبر ۲ میں اجازت دی گئی ہے اور وہ
دو باتیں ہیں "بر" اور "قط" "بر" کے معنی مراح و مختار الصحاح میں ضد حقوق لکھے ہیں جس کا

مہل فرمانبرداری والدین پہ اور قاصدوس میں صلہ اور خیر اور احسان کے معنی لکھے ہیں اور عموماً یہ لفظ احسان کے
معنی میں مستعمل ہے باعتبار شان نزول (میں) آئیہ مبارکہ میں لفظ ”بر، بہت، با موعظ ارشاد فرمایا
گیامہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ قلیکہ جو
مشرکہ تھیں ”ابنی لڑکی سے ملنے مدینہ آئیں اور ان کے لئے کچھ تحائف بھی لائیں اسماء بنت
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی قوت دینی اور محبت ایمانی کے جوش میں اپنی برسول
کی چھٹی ہوئی ماں کو بوجہ غیر مسلمہ ہونے کے نہ اپنے مکان میں داخل ہونے دیا نہ تحائف
کے اور ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہلا بھیجا کہ تم سرکار رسالت کے ریا
کردہ جس پر یہ آئیہ کریمہ نازل ہوئی۔

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین
میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ
انکے ساتھ احسان کرو اور ان کے ساتھ انصاف کا
بڑا رکتو تو بیشک انصاف دلے اللہ کو بھیجیں

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الدِّينِ لَمْ يُقَالُوْكُمْ
فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اِنْ
تَبَرَّحْتُمْ تَقْسُواْ اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ - سورہ ممتحنہ رکوع ۲

”وقط“ کے معنی عدل و انصاف کے ہیں چونکہ آئیہ مبارکہ کا سبب نزول ایک مومنہ لڑکی کی
صلابت دینی اپنی مشرکہ ماں سے تھی بدینہ جو یہاں لفظ ”بر،“ فرمایا گیا ہے یعنی ماں باپ
کی فرماں برداری اس حد تک جو عھیاں دینی کا سبب نہ ہو ورنہ ارشاد خداوندی ہے
وَ اِنْ جَاهِدَاكَ عَلٰی اَنْ تَشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا - سورہ لقمان رکوع ۱
والدین اگر مشرک بنانے کی کوشش کریں تو
مگر باوجود والدین کی اس کوشش کے بھی اولاد کو حکم یہی ہے۔

وَصَاحِبُهُمَا فِى الدُّنْيَا مُعْرِضًا - سورہ لقمان
دُنیا میں ان کا اچھا ساتھ دو۔

رکوع ۲

گہیز کرنے کی اجازت مسلمانوں کو کسی حالت میں نہیں۔

ولا تحي منكم شأن قوم ان صدوكم
عن المسجد الحرام ان تعذوا
وتعاونوا على البر والتقوى ولا
تعاونوا على الاثم والمعصية وان
اتقوا الله ان الله شديد
العقاب سورة مائدہ رکوع (۱)

اور ارشاد ہے

جزاء سيئة سيئة بمثلها

یعنی بالمثل برائی کا بدلہ ملے سکتے ہو زیادتی نہیں
کفار سے رائے لینے اور دینے کا حکم کہیں قرآن شریف میں نہیں فرمایا گیا بلکہ یہ کثرت
غیر مسلموں سے اجتناب ہی کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا
الطاغوت من دونكم ولا
يؤمنونكم خبلا ودوا ما غنمتم
قد بدت البغضاء من اخواهم وما
تخفي صدورهم ابرزوا
بيننا لكم الايات ان كنتم
تعقلون - سورة آل
عمران رکوع ۱۴

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا
اليهود والنصارى اولياء بعضهم
اولياء بعض ومن يواليهم
فانه منهم ان الله لا يهدي
القوم الفاسقين -
سورة مائدہ رکوع ۸

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ
تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو
ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے تمہارا ان کی باتوں سے
جھلک اٹھا اور وہ جو سینہ میں چھپائے ہیں
اور بڑے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر
سنادیں اگر تمہیں عقل ہو۔

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ
وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں
سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں
میں سے ہے۔ بے شک اللہ بے انصافوں کو
راہ نہیں دیتا۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا اباؤکم و
 اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان
 ومن یتولهم منکم فاولئک هم الظالمون
 قل ان کان اباؤکم و ابناءکم و اخوانکم
 و ان و اجمکم و عشیرتکم و اموال ان اتزمتوا
 و تمارة تخشون کسادها و مساکن
 ترضونها حب الیکم من اللہ و رسولہ
 و جماعتی سبیلہ فقر لیسوا حتی یتی اللہ
 بالامر و اللہ لایھدی القوم الفاسقین
 سورہ توبہ رکوع ۳

اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست
 نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں سے
 جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہ ہی ظالموں
 میں سے ہے تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے
 بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں تمہارا
 کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے
 نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے گھر کے راضی
 ہوں ان سے یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور
 اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ
 دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں
 راہ نہیں دیتا۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی و
 عدوکم اولیاء تلقون الیہم بالموۃ و قد
 کفرا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول
 و ایاکما ان تو منوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم
 جہاداً فی سبیل اللہ و ابتغاء مرضاتی
 تفسدن الیہم بالموۃ و انا اعلم بما
 اخفیتم و ما علنتم و من یفعلہ منکم فقد
 ضل سواغ السبیل ان یشفقوکم کوذا
 لکم اعداء یلیسوا الیکم ایدیم و انکم
 بالسوء و دود و ان تکفرون سورہ ممتحنہ رکوع ۱

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو
 دوست نہ بناؤ تم انھیں خبر میں پہنچاتے ہو دوستی
 سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے
 پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر
 کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم شکم ہو میری
 راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی
 نہ کرو تم انھیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو میں خوب
 جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو تم ظاہر کرو اور تم میں سے
 جو ایسا کرے بیشک قید ہی راہ سے بہکا اگر تمہیں اللہ
 تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہارے طریق اپنے ہاتھ اور اپنی
 زبانیں برائی کیساتھ دراز کرینگے اور ان کی تمہارے کسی طرح سے نہ ہو سکے

ولم يتخذن وامن دون الله ولا رسوله
ولا المؤمنين وليجة والله خبير بما
تعملون - سورہ توبہ رکوع ۲

اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا
کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارا
کاموں سے خبردار ہے۔
بلکہ جو اس حکم صریح کو نہ مانے اس پر تہدید فرمائی گئی ہے۔
یا ایہا الذین آمنوا ان تطيعوا الذین
کفروا یردوکم علی اعقابکم فقلوبوا
خاسرین - سورہ آل عمران رکوع ۱۶

اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہنے پر چلے
تو وہ تمہیں اٹے پاؤں لوٹا دیں گے پھر لوٹا کھا
پلٹ جاؤ گے۔
بلکہ بظاہر جو مسلمان تھے لیکن کفار سے تعلقات راز و نیاز رکھتے تھے ان کے
متعلق ارشاد ہے۔

بشر المنافقین بان لهم عند الیہا
الذین يتخذون الکفرین اولیاء
من دون المؤمنین یتبعون عند
العزۃ فان العزۃ لله جمیعاً وقد
نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم
ایات الله یکفر بها ویستھزأ بها فلا
تقعدوا معهم حتی یخوضوا فی حدیث
غیرہ انکم اذا مثلتم ان الله جامع
المنافقین والکفرین فی جہنم جمیعاً
سورہ نساء رکوع ۲۰

نوشخری دو منافقین کو کہ ان کے لئے دردناک
عذاب ہے وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست
بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں
عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے اور بیشک
اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کے
آیتوں کو سُنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان
کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے پاس
نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ
اور نہ تم بھی انہیں جیسے ہو بیشک اللہ منافق
اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔
ان سب کا حاصل یہ ہے کہ غیر مسلم پر اعتماد ان کی بتائی راہ چلنا ان سے خلا ملنا
رکھنا کہ رائے دی جائے یا ان سے رائے لی جائے سب مسلمانوں کے لئے ممنوع و

ناجائز ہے کہ یہ سب اس حالت میں ہو گا جب ان پر اعتقاد کیا جائے اور صریح طور پر فرما دیا گیا کہ کافر خواہ کتابی ہو یا مشرک تمہاری کسی بھلائی کو پسند نہیں کرتے۔

<p>ما یؤد الذین کفرو امن اهل الکتاب ولا المشرکین ان ینزل علیکم خیبر من ینکم واللہ یختص برحمته من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔</p>	<p>وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے</p>
--	---

سورہ بقرہ رکوع ۱۳

جواب سوال دوم

آیہ متفسر نہ وقت نزول واجب العمل تھی نہ اب واجب العمل ہے لایستحکمہ وجوب کے لئے نہیں آتا بلکہ محض اظہار جواز مقصود ہے جس کے کرنے نہ کرنے کا مخاطب مجاز ہے لہذا آیہ کریمہ کو واجب العمل کہنا قطعاً غلط ہے۔

واللہ اعلم بالصواب وصلى اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

حررہ السید مصباح الحسن کان اللہ

۲۲ صفر المظفر ۱۳۵۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحجاب دھو، ملہم بالحق والصدق والصواب۔

اللّٰهُمَّ ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتناءه سرینا
افتخارنا و بین قومنا بالحق وانت خیر المفاتحین۔

زید کا دور حاضر کے کافروں کو ان چاروں صفات مذکورہ بالا سے متصف جاننا بالکل ایسا
ہی ہے جیسے کہ سادوں بھادوں کی اندھیری رات کو دن دیکھنا سطحی نظر والا مسلمان
بھی بشرطیکہ انصاف و ایمان رکھتا ہو غیر مسلم کے کسی ایک فرد کو بھی ان چاروں باتوں کا
مجموعہ نہ پائے گا اس وقت ہندوستان میں قابل ذکر غیر مسلم ہندو قوم ہے جو دو حصوں میں
ٹی ہوئی ہے۔

نمبر ۱ بڑا گروہ ہما بھائی فرقہ ہے جس کے پیش رو سادکر اور مونجے جیسے اسلام دشمن ہیں
یہ گروہ خود کو فخریہ اسلام اور مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان کو بلا
شرکت غیرے اپنا ملک بنانا اس پر اوم کا جھنڈا نصب کرنا مسلمانوں کو ہندو بنانا
ورنہ انھیں ملک سے نکال دینا اپنا مقصد زندگی بتاتا ہے بلکہ خاک بدین گستاخ
حجاز میں بھی اوم کا جھنڈا گاڑنے کا مدعی ہے۔

نمبر ۲۔ پہلے سے مذکور میں کم مگر اسلام اور مسلمانوں کو زیادہ مضر اور زیادہ خطرناک
ہے اس کا نام انڈین نیشنل کانگریس ہے اسکی ایک مشترکہ ورکنگ کمیٹی یعنی مجلس
عاملہ ہے مگر اس کے کرتا دھرتا مسٹر گاندھی اور صرف گاندھی ہیں جسے عموماً ہندو
اوتار معاذ اللہ پیغمبر مانتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ۱۹۳۷ء کے انتخاب صدارت میں

۱۵ اب شمس میں کثرت کانگریس ہے ۱۲

باد جو دیکھ مسٹر بوس کامیاب ہو گئے مگر چونکہ گاندھی کی مخالفت میں کامیاب ہوئے
 جو بظاہر ہمارا کامبر بھی نہیں ہے مگر گاندھی اثرات سے درکنگ کمیٹی نہ بنا سکے اور مستعفی
 ہونا پڑا اب سلسلہ میں مسلمانوں کو پھسلانے کیلئے ابوالکلام آزاد صدر منتخب کئے گئے
 ہیں جو اپنے حریت و اسلام نوازی کے ڈھول تو ہمیشہ سے پیٹتے رہے ہیں مگر
 کانگریس کی صدارت آزاد کی غلامی کا مترادف ہو گئی اور اپنے خطبہ صدارت کے
 اخیر جملوں میں کہہ دیا "کہ آج ہماری ساری کامیابیوں کا دار و مدار تین چیزوں پر ہے
 اتحاد۔ ڈسپلن اور ہاتھ گاندھی کی رہنمائی پر اعتماد۔ بھی ایک تنہا رہنمائی ہے جس نے
 ہماری تحریک کا شاندار ماضی تعمیر کیا اور صرف اسی سے ہم ایک فتح مند مستقبل کی
 توقع کر سکتے ہیں" اخبار انصاری کانگریسی ۱۹ مارچ سلسلہ "یہاں میرے خیال میں اجارہ
 کرپلانی کے مشہور بیان کا اخیر حصہ مع تبصرہ اخبار مدینہ مورخہ ۴ اگست ۱۹۳۹ء
 جو کہ کانگریسی اخبار ہے لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں اس بیان و تبصرہ کے ساتھ آزاد
 صاحب کے مذکورہ بالا خطبہ صدارت کے الفاظ ملا لینے کے بعد ظاہر ہو جاتا ہے کہ
 کانگریس کس جماعت کا نام ہے اور وہ کیا چاہتی ہے اس کے بعد شرعی نقطہ نظر واضح
 کر دیا جائیگا۔

اچار یہ کرپلانی کے بیان کا اخیر حصہ

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ کانگریس کی ہر اسکیم گاندھی جی کے فلسفہ کے
 ماتحت چلائی جائیگی یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ آپ کسی اسکیم کو کسی اور فلسفہ زند گی
 کے اصول پر چلا سکیں کانگریس اسکیموں کا قلم کسی اور فلسفہ پر نہیں لگایا جاسکتا
 یہ فلسفہ زند گی دینا کے کسی اور فلسفہ زند گی کے ماتحت نہیں بنایا جاسکتا
 علی ہذا القیاس سوشلسٹوں کو بھی یہ سمجھ لینا چاہیے کہ سوشلزم اور گاندھی ازم

بالکل جدا جدا چیزیں ہیں جنہیں کوئی مطابقت پیدا نہیں کی جاسکتی بہر حال گاندھی جی کا فلسفہ زندگی ایک ایسا مکمل فلسفہ ہے جس سے اجتماعاً قوم بھی صحیح رہ سہی حاصل کر سکتی ہے اور فرداً فرداً اشخاص بھی اس سے سیدھا راستہ پاسکتے ہیں اصول اور پروگرام دونوں ایک ہی ہیں اس لئے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کانگریس کے فلاں پروگرام کو تو مانتے ہیں لیکن اس کے فلاں اصول کو نہیں مانتے کیونکہ گاندھی جی کے اصول و پروگرام میں ذی روح جسم کے مختلف اعضا کا راسخلف ہے یہ دونوں ایک ہی چیزیں ہیں اور دونوں ملکر قوم کے ایک خاص نوع کی زندگی کا مطالبہ کرتے ہیں اسی مطالبہ کی روشنی میں تعلیم کا نیا نظام ترتیب دیا گیا ہے۔ چرہ۔ کھادی۔ دیہات سدھار۔ اچھوت ادھار ہندو مسلم اتحاد وغیرہ وغیرہ سب ایک ہی اصول کے ماتحت ہیں اور جب تک اس اصول کو نہ سمجھا جائے ان چیزوں کی اصلیت نیز ان سب کے باہمی ربط کو سمجھنا مشکل ہے اس ایک ہی اصول کے پیش نظر گاندھی جی نے تعلیم کی ایک نئی اسکیم تیار کی ہے اس تعلیم کے ذریعہ بچوں کو گاندھی جی کی نئی سوسائٹی میں اپنی جگہ پیدا کرنے کے لئے ترتیب کیا جائیگا اس سوسائٹی کی ضروریات کے مطابق بچوں کی ذہنیت کو ڈھالا جائے گا۔ بناء بریں تعلیم کی اسکیم کو گاندھی جی کے سیاسی و معاشرتی پروگرام کا سنگ بنیاد سمجھنا چاہیئے۔

تبصرہ اخبار مدینہ، ۱۸ اگست ۱۹۳۹ء مقالہ افتتاحیہ

اچار یہ کر پلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو معنون شائع کیا جا رہا ہے وہ کانگریس کے تقریباً ۹۹ فیصدی ممبروں کی نقطہ نظر کی صحیح ترجمانی کرتا ہے اس معنون میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔
۱۔ آج سے پہلے کانگریس صرف ایک سیاسی جماعت سمجھی جاتی مگر جب

گاندھی جی کا اثر اسپر غالب ہوا ہے یہ صرف سیاسی جماعت نہیں رہی بلکہ اس کا دائرہ عمل اخلاق - معاشرت اور روحانیت سب پر عادی ہو گیا ہے اب کانگریس گاندھی جی کی رہنمائی میں ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں ایک انقلاب بپا کر دینا چاہتی ہے۔۔

۲۔ یہ انقلاب ہماری زندگی کو بالکل اسی طرح بدل دے گا جس طرح فرانس اور روس کے انقلاب نے وہاں کی ہر چیز کی قدر و قیمت اور ہر رسم و رواج کی نوعیت و حقیقت کو یکسر متغیر کر کے رکھ دیا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کانگریس اس انقلاب کو تشدد سے نہیں عدم تشدد سے لانا چاہتی ہے۔

۳۔ گاندھی جی ایک نئی زندگی اور ایک نئی سوسائٹی سے روشناس کرانا چاہتے ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مختلف مواقع کے باوجود انہوں نے کانگریس کو منتخب کیا ہے۔

۴۔ اس انقلاب کا عملی نمونہ وہ ہی ہے جو ہمیں گاندھی جی کی زندگی میں نظر آتا ہے۔

۵۔ کانگریس کے ہر بشر کے لئے ضروری ہے کہ وہ گاندھی جی کے فلسفہ زندگی کو دنیا کے تمام دوسرے فلسفائے زندگی سے بہتر سمجھے اور کانگریس کے پروگرام کو گاندھی جی کے فلسفہ کی روشنی میں دیکھے جو شخص ایسا نہیں کر سکتا وہ کانگریس کا ممبر نہیں بن سکتا۔

۶۔ گاندھی جی کے فلسفہ زندگی اور ان کے عملی پروگرام میں ایک ذی روح جسم کے مختلف اعضا کا تعلق ہے اس لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ آپ صرف پروگرام کو مانیں اور اصول کو نہ مانیں یا ان میں سے کسی ایک جزو کو مانیں اور دوسرے کو نہ مانیں یہ الفاظ دیگر جو شخص گاندھی جی کے فلسفہ زندگی

کو نہیں مانتا یعنی سیاست و معاشرت اور اخلاق و روحانیت وغیرہ کے متعلق ان کا جو نقطہ نگاہ ہے اس کی نظری یا عملی کسی شکل کو بھی کلاماً یا جزواً صحیح تسلیم نہیں کرنا وہ سچا کانگریسی نہیں بن سکتا۔

۷۔ علی ہذا القیاس وہ لوگ بھی سچے کانگریسی نہیں ہیں جو صرف سیاسی آزادی کے مقصد میں کانگریس سے متحد ہیں لیکن تمدنی معاشرتی اخلاقی اور روحانی نظریوں میں گاندھی جی سے اختلاف رکھتے ہیں۔

۸۔ ہم نہیں چاہتے کہ جب تک مسلمان ان باتوں کو نہ مانیں کانگریس میں داخل ہوں اس لئے کہ اب تک تو وہ کانگریس کے باہر ہمارے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر اپنے موجودہ عقائد ہی کے ساتھ وہ کانگریس میں داخل ہو گئے تو پھر کانگریس کے اندر ہمارے لئے اس سے کہیں زیادہ مصیبت بن جائیں گے۔

۹۔ گاندھی جی نے وزارتیں قبول کرنے کا مشورہ صرف اس لئے دیا ہے تاکہ اپنے نقطہ نظر کے مطابق وہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں انقلاب برپا کر سکیں تعلیم کی جدید اسکیم اس انقلاب کا پہلا دروازہ ہے اس اسکیم کے ذریعہ نئی نسل کی ذہنی تربیت گاندھی جی کے فلسفہ زندگی کے مطابق کی جائے گی۔

اتحاد کے بجائے اوغام

یہ تمام باتیں مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہوں یا نہ ہوں لیکن اس میں شک نہیں کہ آج کل قومی اتحاد و یک رنگی کا جو نظریہ ہے اس کی رو سے ان کو غلط نہیں کہا جاسکتا آپ نیشنلزم کے قائل ہوں یا سوشلزم کے دونوں متروک میں آپ کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ ہندوستان کے تمام فرقوں کے فلسفہ

زندگی کم از کم بنیاد ایک ہو گاندھی جی یہی چاہتے ہیں اور چونکہ وہ ہندو ہیں اور
ہندو بھی نہایت پر جوش و راسخ العقیدہ قسم کے اس لئے قدر شا ان کی
یہ خواہش ہے کہ اس فلسفہ زندگی کی بنیاد ہندو تائید اور ہندو روایات
پر ہو۔ ”ماخوذ از کانگریس بے نقاب“

آزاد صاحب کے خطبہ صدارت کے آخری الفاظ اور مسٹر کپانی کا بیان
اور اخبار دینہ کا تبصرہ۔ وارد ہا تعلیمی اسکیم اور ودیا مندر اسکیم کانگریسی وزارتوں کی
ستائیس مہینہ کے طرز عمل اور مسلمانوں کو میٹھنے کی کوشش دیکھنے کے بعد
جو شخص کانگریسی جماعت کو عام ازیں کہ وہ غیر مسلم ہے یا بظاہر مسلم ان صفات
چار گانہ مذکورہ بالا سے متبرع جانتا ہے وہ یقیناً کتاب نیمروز کا انکار کرتا ہے۔
یا عین ڈھنگ سے تو جہاز میں بیٹھ کر طوفان بلاخیز کا جان بوجھ کر انکار کرتے ہوئے غفلت
کی نیند سو جاتا ہے۔

حکم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم و
علیٰ ابصارہم غشاوہ۔ سورہ بقرہ ۷
اللہ نے ان کے قلوب پر ہر فرادی ان کے
کانوں اور آنکھوں پر پردے ڈال دیے۔
آیت کریمہ۔

لا ینفککم اللہ عن الذین لہم لقاؤکم
فی الدین ولم یخ جوکم من دیا رکم
ان تبردہم وتقسطوا الیہم ان اللہ
یحب المقسطین۔ سورہ ممتحنہ رکوع ۱
اس سے کسی طرح لفظ یا معنایا اشارتاً کسی غیر مسلم انجمن یا کانگریس میں بشرط
یا بلا شرط شرکت نہیں ثابت ہوتی۔ نہ رائے لینے اور دینے کا کہیں آیت میں ذکر
ہے نہ کسی قائد کا یا اس پر اعتماد کرنے کا نہ کور ہے۔ آیت کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ جو

غیر مسلم تم سے نہیں لڑتا ہے اور تمہیں گھر سے نہیں نکالتا اس پر احسان کرنا اور انصاف کو ملحوظ رکھنا جائز ہے لہذا ان الفاظ سے نہ کسی انجن کی شرکت و عدم شرکت پر استدلال کیا جاسکتا ہے نہ گاندھی یا ابوالکلام کی قیادت کو تسلیم کرنا اور اس پر اعتماد کرنا نکلتا ہے۔ نزدیک یہ استدلال اگر جان بوجھ کر ہے تو یقیناً آیات خداوندی کے ساتھ معاذ اللہ تمسخر ہے ورنہ سب سے پہلے اسے اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہیے اس کے بعد کلام پاک کو ہاتھ لگانا چاہیے۔

عمر کا یہ کہنا کہ آئیہ مبارکہ سے جو از ثابت نہیں ہوتا بالکل صحیح ہے اور موجودہ کانگریس جس کا چر بہ کرپلانی کے بیان اور کانگریسی اخبار بدینہ کے تبصرہ سے واضح ہو جاتا ہے اس میں شرکت بلا شرط و درکنار جب تک کانگریس اس موجودہ قالب میں ڈھلی رہے بشرط بھی صحیح نہیں۔ اس میں شرکت کا نتیجہ وہی ہے جو ابوالکلام صاحب کو پیش آیا یعنی آزاد صاحب ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں "اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان اپنے کسی عمل و اعتقاد کے لئے بھی اس کتاب قرآن پاک کے سوا کسی دوسری جماعت یا تعلیم کو اپنا رہنما بنائے وہ مسلم نہیں بلکہ مشرک فی صفات اللہ کی طرح مشرک فی صفات القرآن کا جرم اور اس لئے مشرک ہے اسلام اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس کے پیروں کو اپنی پولیٹیکل پالیسی قائم کرنے کیلئے ہندوؤں کی پیروی کرنا پڑے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی شرم انگیز سوال نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسروں کی پولیٹیکل تعلیموں کے آگے جھک کر نیا راستہ پیدا کریں ان کو کسی جماعت میں شامل ہونے کی ضرورت انہیں وہ خود دنیا کو اپنی راہ پر چلانے والے ہیں اور صدیوں تک چلا چکے ہیں" مفہم

آزاد حصہ دوم ۱۹۱۲ء ماخوذ از طلوع اسلام مارچ ۱۹۱۲ء "آزاد صاحب کسی کے جواب میں لکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ پولیٹیکل مباحث کو مذہبی رنگ سے الگ کر دیجئے لیکن اگر الگ کر دیں تو ہماری پاس باقی کیا رہ جاتا ہے ہم نے تو اپنے پولیٹیکل خیالات بھی مذہب ہی سے نیکے ہیں ہم انھیں مذہب سے کیونکر الگ کر دیں؟ ہمارے عقیدہ میں تو ہر وہ خیال جو قرآن کے سوا اور کسی تعلیم کا سے حاصل کیا گیا ہو ایک کفر صریح ہے اور بالکل ہی اسی میں داخل ہے افسوس کہ آپ حضرات نے اسلام کو کبھی بھی اس کی اصلی عظمت میں نہیں دیکھا ماحدروا قدر حق قدرہ ورنہ اپنی پولیٹیکل پالیسی کے لئے نہ تو گورنمنٹ کے دروازے پر جھکنا پڑتا نہ ہندوؤں کی اقتدا کرنے کی ضرورت پیش آتی "مضامین آزاد ماخوذ از طلوع اسلام مارچ ۱۹۱۲ء"

یہ تو تھے جناب ابوالکلام صاحب آزاد ۱۹۱۲ء کے لیکن آزاد جب کانگریس کے صدر بنائے جاتے ہیں تو فرماتے ہیں "کہ میرا انتخاب "صدارت کے لئے" درحقیقت ہمارا گاندھی کی قیادت پر اعتماد کا آئینہ دار اور اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ ملک ان کے پروگرام سے بالکل متفق ہے" (ایٹیشن ۱۹ فروری ۱۹۱۲ء) ماخوذ از طلوع اسلام مارچ ۱۹۱۲ء پھر خود خطبہ صدارت میں ان کا ہے کہ ہمارا گاندھی کی رہنمائی پر اعتماد بھی ایک منہار ہتمانی ہے جس نے ہماری تحریک کا شاندار ماضی تعمیر کیا اور صرف اسی سے ہم ایک فخر مند مستقبل کی توقع کر سکتے ہیں۔ "اخبار انصاری ۱۹ مارچ ۱۹۱۲ء" غالباً آزاد صاحب کو خیال ہوا کہ میرے پرانے نیا زمند کہیں حافظ کے قوی نہ ہوں کہ مجھ پر میرے ہی ہتھیاروں سے حملہ کر دیں لہذا خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں "میرے جن ہم مذہبوں نے ۱۲۰۰ میں میری صداؤں کو قبول کیا

حالہ آج انہیں مجھ سے اختلاف ہے میں انہیں اس اختلاف کے لئے ملاں
 نہیں کروں گا مگر میں ان کے اخلاص و سنجیدگی سے اپیل کروں گا کہ یہ حکومتوں
 اور ملکوں کی قسمتوں کا معاملہ ہے ہم ایسے وقتی جذبات کی رو میں یہ کرٹے
 نہیں کر سکتے ہمیں زندگی کی ٹھوس حقیقتوں کی بناء پر اپنے فیصلوں کی دیواریں
 تعمیر کرنی ہیں ایسی دیواریں روزِ نبائی اور ڈھائی جاسکتی ہیں۔ میں تسلیم
 کرتا ہوں کہ بدقسمتی سے وقت کی فضا غبارِ آلود ہو رہی ہے مگر انہیں حقیقت
 کی روشنی میں آنا چاہیے وہ آج بھی ہر پہلو سے معاملہ پر غور کر لیں وہ اس کے
 سوا کوئی راہ عمل اپنے سامنے نہیں پائیں گے "اخبار انصاری ۱۹ مارچ ۱۹۷۷ء"
 آپ نے دیکھا آزاد صاحب کیا سے کیا ہو گئے اور بزبان خود مشرک فی
 صفات القرآن کے مجرم ہو کر مشرک اور قرآن کے سوا گاندھی تعلیم گاہ سے
 حاصل کئے ہوئے عقیدہ سے کفر صریح اور ماقدر اللہ حق قدرہ کے ترک
 ہوئے یا نہیں جادو وہ جو مہرِ رحیمہ کہہ لوئے۔ آزاد صاحب کا دعویٰ تو یہ
 ہے کہ میں مسلمان ہوں اور شرک کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ مسلمان ہوں اسلام
 کی تیرہ سو سال کی روایتیں میرے ورثہ میں آئی ہیں میں تیار نہیں کہ اس کا
 کوئی چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی ضائع ہونے دوں اسلام کی تعلیم اسلام
 کی تاریخ اسلام کے علوم و فنون اسلام کی تہذیب میری دولت کا سرمایہ
 ہے اور میرا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کروں بحیثیت مسلمان ہونیکے
 میں مذہبی اور کلچرل دائرہ میں اپنی ایک خاص ہمتی رکھتا ہوں اور میں
 برداشت نہیں کر سکتا کہ اس میں کوئی مداخلت کرے وہ خطبہ صدارت
 اخبار انصاری ۱۹ مارچ ۱۹۷۷ء، غالباً آزاد صاحب جب یہ الفاظ کہہ رہے
 تھے تو ۱۲ء کے ابوالکلام کا کچھ پر تو پڑ گیا تھا۔ لیکن گاندھی جی کی تیز نظری

یا قوت معنوی نے اثر ڈالا کہ آگے چل کر فرماتے ہیں ”اگر ایسے مسلمان دماغ موجود ہیں جو چاہتے ہیں اپنی اس گزری ہوئی تہذیب معاشرت کو پھر تازہ کریں جو وہ ایک ہزار برس پہلے ایران اور وسط ایشیا سے لائے تھے تو میں ان سے بھی کہوں کہ اس خواب سے جس قدر جلد بیدار ہو جائے بہتر ہے کیونکہ یہ ایک غیر قدرتی تخیل ہے اور حقیقت کی زمین میں ایسے خیالات اگ نہیں سکتے، و خلیہ صدارت انصاری ۱۹ راجب سنہ ۱۳۶۰ء) دیکھی آپ نے شرکت کانگریس کی سحر بازی کی غنڈوں میں کیا سے کیا ہو گئے مسلمانوں کے لئے تو قرآن شریف ناطق ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقیۃ
ولا تموتن الا و انتم مسلمون۔
آل عمران رکوع ۱۱

اور جو اسلام کے سوا دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت میں یہاں کاروں سے ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام۔
آل عمران رکوع ۲

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای و مماتی
للہ رب العالمین لا شریک لہ و
بذلک اُمرت وانا اول المسلمین
انعام رکوع ۲۰

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نعمتی و رضیت لکم الاسلام مدینا۔
آل عمران رکوع (۱)

تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور
میرا جینا اور میرا مرناسب اللہ کیلئے ہے جو رب
سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے
بھی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں
آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا
اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے
اسلام کو دین پسند کیا۔

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكوك فيهما
شئ من بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم
حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما۔

نساء رکوع ۹

تو اے محبوب تمہارے رب وہ مسلمان نہ ہوں گے
جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ
بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دونوں میں اس سے
رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

مگر مشنہ کے آزاد مسلمانوں کو اس کے مقابل متحدہ قومیت کا سبق بڑھاتے ہوئے
خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں ”اب یہ سانچا ڈھل چکا ہے اور قسمت کی ہر اس پر لگ چکی
ہم پند کریں یا نہ کریں مگر اب ہم ایک ہندوستانی قوم بن چکے ہیں علیحدگی کا کوئی بناوٹی
تخیل ہمارے اس ایک ہونے کو دو نہیں بنا دے سکتا ہمیں قدرت کے فیصلہ پر
رضامند ہونا چاہیے اور اپنی قسمت کی تعمیر میں لگ جانا چاہیے“ خطبہ صدارت
انصاری ۱۹ مارچ مشنہ ”آزاد صاحب کے اس حکم ناطق کے بعد قرآن پاک
میں اپنے خدا کا کلام ملاحظہ فرمائیے

وَدَّوَالِیْكَفَرُوْنَ لَمَّا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ
سَوَاءً فَلَا تَحْزَنُ وَاَمِنْهُمْ اَوْلِیَاءُ

سورہ نساء رکوع ۱۲

وہ ”کفار“ یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ
جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ”یعنی مسلم
وغیر مسلم“ ایک ہو جاؤ۔
”متحدہ قومیت“ تم انھیں غیر مسلموں میں سے کسی کو
اپنا دوست بناؤ۔

یہ معجزہ قرآنی ہے کہ اس کے نزول کے وقت تو کسی متحدہ قومیت کا تخیل نہ تھا لیکن
آج جس متحدہ قومیت کا آزاد صاحب راگ گار رہے ہیں اس کا ذکر صریح الفاظ میں
فرما دیا گیا۔ افسوس پہلے مسلمان سیاسی کانگریس میں شریک کئے گئے پھر متحدہ
قومیت کا سبق پڑھا کر پورا گاندھی مت کا پابند کر کے ان کے ایمان و اسلام
پر داکہ ڈال دیا گیا اپنے رب کا یہ فرمان دیکھ لیجئے۔

لا تجد قومًا یؤمنون بالله والیوم

آتم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں

الآخر لوادون من حاد الله و
 رسوله ولو كانوا اباؤهم و ابناءهم
 او اخوانهم او عشيرتهم اولئك
 كتب في قلوبهم الايمان و ايدهم
 بروح منه و يدخلهم جنات تجري
 من تحتها الانهار خلد فيها
 رضي الله عنهم و رضوا عنه اولئك
 حزب الله الا ان حزب الله
 هم المفلحون سورة مجادلہ رکوع ۲

اللہ اور پہلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے
 جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت
 کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا
 کنبہ والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں
 اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف
 کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں
 میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں ہیں
 ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی
 اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت
 ہے سنا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب
 ہے۔

ابو الکلام نے ہندوؤں کو بھی نصیحت فرمائی ہے کہ ”ہم میں اگر ایسے ہندو دماغ
 ہیں جو چاہتے ہیں کہ ایک ہزار برس پہلے کی ہندو زندگی واپس لائیں تو انہیں معلوم
 ہونا چاہیے کہ وہ ایک خواب دیکھ رہے ہیں اور وہ کبھی پورا ہونیوالا نہیں۔
 و خطبہ صدارت انصاری ۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء

مگر آزاد صاحب جس وقت یہ الفاظ فرما رہے تھے ان کے سامنے بیٹھی ہوئی
 صورتیں تکیہ کر رہی تھیں۔ کہ تم غلط کہتے ہو ہم وہ ہی ہزار برس پہلے کے ہندو
 ہیں جنہیں آج کل کی تہذیب کی ہوا بھی نہیں لگی۔ چنانچہ اخبار اسٹیمین کانگریس
 نمبر میں رام گڈھ کی کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کا بلاک شائع ہوا ہے۔ اور
 سنا ہے کہ کچھ ہندی اخبارات نے بھی اسے شائع کیا ہے۔ جس میں تمام ہندو
 نمبران مع سرحدی گاندھی اپنی اسی پرانی تہذیب میں بلبوس زمین پر بیٹھے دکھائی

دیتے ہیں صرف آزاد صاحب مسلمانوں کے پیرانے وسطا ایشاد اے لباس میں کرسی
پر جلوہ افروز ہیں اگر ذی روح کی تصویر شرعاً جائز ہوتی تو اس موقع پر اس بلاک کا
دیدنا بہت لطف انگیز ہوتا۔ افسوس آزاد خدا اور رسول سے تو آزاد ہوئے
مگر گاندھی کے غلام بن گئے ۵

عمرے کہ آیات و احادیث گذشت

رفعی و تشاریت پرستی کر دی

جو نیک فتویٰ کا حجم بہت بڑھ گیا ہے اور جہاں تک ان کانگریسی مسلمانوں کے حال
غور کیا جائے۔ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینیاست۔

مثلاً ابھی حال کے دہلی آزاد کانفرنس منعقدہ ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء میں صدر کانفرنس
سندھ کے مشہور اندیشہ صاحب اپنے خطبہ صدارت میں کس دیدہ دلیری سے
کہتے ہیں۔

اگر ایک کنبہ کا کوئی رکن جدید مذہب اختیار کرے تو اسے جائداد سے محروم نہیں
کیا جائے گا اسی طرح ہندو اور مسلم علیحدہ علیحدہ مذہب رکھنے کے بعد بھی ہندوستانی ہیں
قرآن حکم سنئے

والذین کفوا و بعضہم اولیاء بعض
لا تفعلوا تکن فتنہ فی الارض و فساد
کبیر۔ سورہ انفال رکوع ۱۰

بخاری و مسلم میں متفقہ مروی ہے۔
لا یرث المسلمہ الکافر ولا الکافر المسلم
مسلمان کافر کا وارث نہیں اور کافر مسلمان
کا نہیں۔

ان کانگریسی مسلمانوں کا تو یہ حال ہے کہ زرعی بل جب پاس ہو رہا تھا تو مسلم لیگ کی

جانب سے مسلمانوں کے لئے قرآنی کی خواہش کی گئی تھی جس پر کسی ہندو نے نہیں
 رفیع قدوائی نے سخت ترین مخالفت کی اور اس ترمیم کو پاس نہیں ہونے دیا انہیں ان
 کے حال پر چھوڑے اور آیات قرآنی ملاحظہ کیجئے جس سے معلوم ہوگا کہ مسلم اور غیر مسلم کے
 تعلقات پر خدا اور رسول نے کیا حکم دیا اور مسلمانوں کو مسلمان رہتے ہوئے کیا کرنا چاہیے
 قد كانت لكم اسوة حسنة في ابراهيم
 والذين معه اذ قالوا لقومهم يا ابراهيم
 منك وما تعدون من دون الله كفرنا بك
 وبنينا وبينكم العداوة والبغضاء
 ابد احتى توؤمنوا بالله وحده
 سورہ ممتحنہ رکوع ۱

بیشک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور ان کے
 ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے
 کہا بیشک ہم بیزاریں تم سے اور ان سے جنہیں
 اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے
 اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر
 ہو گئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر
 ایمان نہ لاؤ۔

انما ينظركم الله عن الذين قاتلوكم
 في الدين واخرجوكم من دياركم و
 ظاهروا على اخرجكم ان تولوهم و
 من يتولهم فاولئك هم الظالمون
 ممتحنہ رکوع ۲

اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جو تم سے دین
 میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا
 یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی
 کر دو اور جو ان سے دوستی کریں وہ ہی شتمکار ہیں

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي
 وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالمو
 د وقد كفر واما جاؤكم من الحييخون
 الرسول دايكم ان تؤمنوا بالله ربكم
 ان كنتم خرجتم جهادا في سبيل الله

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کے
 دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو وہ
 سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارا
 پاس آیا اگر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہارے
 سپر کر تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے

مرضاتی تسرن الیہم بالمودۃ و
انا اعلم بما اخفیتم وما اعلمتم ومن
یقلد منکم فقد ضل سوا السبیل ان
یتفقو کم بکون الکم اعداء و یبسطوا
الیکم ایدیہم والسنہم بالسوء
وودوا لتکفرون۔ سورہ ممتحنہ رکوع

نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا پانے
کو تو ان سے دوستی نہ کر دو تم انہیں خفیہ پیام محبت
کا بھیجے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم بھیجاؤ
اور جو تم ظاہر کر دو اور تم میں جو ایسا کرے بشک
وہ سیدھی راہ سے ہٹا اگر تمہیں پائیں تو تمہارے
دشمن ہونگے اور تمہاری طرت اپنے ہاتھ اور اپنی
تریاہیں برائی کے ساتھ دراز کرینگے اور ان کی تمنا
ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ۔

کا نگری مسلمان آنکھیں کھولیں اور اس پیشینگوئی ربانی کو کر پلائی کے بیان اور جو اہر لال کی
لاذہمیت کے آئینہ میں دیکھیں۔

یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم
واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی
الایمان ومن یتوطع منکم فادانکم
هم الظالمون قل ان کان اباؤکم و ابنائکم
واخوانکم و انہم و انہم و انہم و
اموالکم و نفوسکم و تجارتکم و تحون
کسادہا و مساکن ترضونہا احب
الیکم من اللہ و رسولہ و جہاد فی
سبیلہ فترضوا حتی یاتی اللہ یا مراء اللہ
لا یهدی القوم الفسیقین۔

اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو
دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پند کریں
اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہ
ہی ظالموں میں ہے۔ تم فرماؤ اگر تمہارے باپ
اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری
خوہشیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال
اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے
اور تمہارے گھر کہ راضی ہو ان سے یہ چیزیں
اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے
سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں
تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ ناسقوں کو
راہ نہیں دیتا۔

مسلمان نگاہ بصیرت سے اس حکم رہائی پر غور کریں اور اس کے مقابلہ میں کسی کے ظاہری تقدس بناؤنی علم و فضل سے مرعوب نہ ہوں۔

ولم یخذلنا من دون الله فاعلموا انکم لفي الفتن ولینجی الله خیر بما تعلمون۔ اور اللہ ہر معاملہ میں سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ سورہ توبہ رکوع ۲

تخلیہ میں بیٹھ کر رائے دینے اور رائے لینے والے بزرگوار اس آیہ کریمہ میں غور فرمائیں۔

یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا الکافر اولیاء من دون المؤمنین اتريد ان تجعلوا الله علیکم سلطاناً مبیناً۔ اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اور اللہ کے لئے مرجع محبت کرو۔

سورہ مائدہ رکوع ۲۱

یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا الیہود والنصارى اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتوکلہم منکم فانه منهم ان الله لا یجہد فی القوم الظالمین۔ اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ سورہ مائدہ رکوع ۸

یہاں صرف یہود و نصاریٰ کو فرمایا گیا اگر کفر کا ملکہ واحدہ خواہ کتابی ہو یا مشرک دیکھے قرآن ناطق ہے۔

ما یؤد الذین کفروا من اهل الکتاب ولا المشرکین ان ینزل علیکم خیر من ربکم واللہ یخفی برحمته۔ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک وہ نہیں چاہتے کہ تم کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے۔

من يشاء والله ذو الفضل العظيم

سورہ بقرہ رکوع ۱۳

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا بطائنًا
من دونكم يalونكم خيالاً ودواً مما غلظ
قد بدت البغضاء من اخواهم و
تخفي صدورهم اكرتد ميتا لكم
الايات ان كنتم تعقلون -

آل عمران رکوع (۱۱۳)

يشر المنافقين بان لهم عذاباً اليمان الذين
يتخذون الكافرين اولياء من دون
المؤمنين اييتقون عند هم العزة
فان العزة لله جميعاً وقد نزل عليكم
في الكتاب ان اذا سمعتم آيات الله
يكفر بها ويسخروا فيها فلا تقعدوا
معهم حتى يخرجوا في حد يث غيرة
انكم اذا مثلهم ان الله جامع للمنافقين
والكافرين في جهنم جميعاً -

سورہ نسا رکوع ۲۰

جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ بنادو
وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو
ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیرون کی باتوں سے
جھلک اٹھا اور وہ جو پسے میں چھپائے ہیں اور
بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں
اگر تمہیں عقل ہو -

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے درد
ناک عذاب ہے وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں
کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت
ڈھونڈھتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لئے
ہے اور بیشک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ
جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا
جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں
کے ساتھ نہ بیٹھو جبکہ وہ اور بات میں مشغول
نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بیشک اللہ
منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا

گاندھی کے مسلم ندائی اس کلام ربانی کو دیکھیں کہ عزت گاندھی کے در کی جیسے سالی سے
کبھی نہ ملے گی عزت وہی عزت ہے جو خدا اور اس کے رسول سے مومنین کو عطا ہوئی
ارشاد ہے -

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

وَاللَّهِ الْعِزَّةُ لِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

سورہ منافقون رکوع ۱

بھلا کیونکہ ”معاہدہ پر قائم رہ سکتے ہیں“ ان کا حال تو یہ ہے کہ ”مشرکین کہ“ تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا اپنے منہ سے تمہیں راضی کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں لٹکا ہے انہیں اکثر بے حکم ہیں۔

كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرْ عَلَيْكُمْ لَا يَرْجِعُوا فِكْرًا إِلَّا أَذً لَا تَنْفَعُهُمْ يُوفُونَكُمْ بِمَا عَاهَدُوا تَابَىٰ قُلُوبُهُمْ وَإِثْرُ هُمْ نَقُورٌ

سورہ توبہ رکوع ۲

اے ایمان والو اگر تم کا فروغ کے پرچے تودہ اٹھ پائوں تو نادیں گے ”کفر کی جانب“ پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا وَإِمْرًا دَكَمَ عَلَىٰ عِقَابِكُمْ فَتَقْلِبُوا خَاسِرِينَ

سورہ آل عمران رکوع ۱۲

عبرت بالائے عبرت یہ ہے جو حضرات یثیتی مسلمان میں سلاح علم و فضل یعنی عبادتِ خدا اور عمارت سے مزین ہیں وہ ان لغو طبع قرآنیہ سے آنکھیں بند کئے ہیں مگر ایک ذی علم و یثیتی ہندو صرف چھ ہینہ میں مطالعہ تراجم سے اسی نتیجہ پر پہنچا جو واقعی نتیجہ نکل سکتا تھا۔ لالہ لاجپت رائے آنجنائی کا ایک خط اخبار مرثیہ نذر فروزی سنگھ میں منظر سی۔ آر داس کے نام شائع ہوا ہے اس میں لکھتے ہیں ”ایک اور چیز جو کچھ عرصہ سے میرے لئے بھلا دھم بھڑاب ہو رہی ہے وہ ہندو مسلم اتحاد کا مسئلہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اس پر دعوت غور و غوض دل گذشتہ چھ ماہ میں نے اپنے وقت کا بیشتر حصہ اسلامی تاریخ اور اسلامی قوانین کے مطالعہ میں صرف کیا ہے اور اس سے جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ چیز ”یعنی ہندو مسلم اتحاد“ ایک امر محال اور ناقابل عمل شے ہے وہ مسلمان راہنما جو عدم تعاون کی تحریک میں شامل ہیں اگر ان کے خلوص نیت کو تسلیم

بھی کر لیا جائے پھر بھی میرے خیال میں ان کا مذہب اس چیز "ہندو مسلم اتحاد" کے
 راستہ میں ایک زبردست رکاوٹ ثابت ہوگا۔ "افسوس اللہ جی مرگے در نہ ان کی
 خوشی کی کوئی حد نہ ہوتی کہ اس رکاوٹ کے دور کرنے کا سہرا آزاد صاحب کے فرق مبارک
 کا طرہ امتیاز ہو گیا۔" آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے کلکتہ میں اپنی اس گفتگو کا جو اس باب میں حکیم
 اجل خاں صاحب اور ڈاکٹر کچلو سے ہوئی تھی آپ سے تذکرہ کیا تھا ہندوستان میں حکیم
 صاحب سے زیادہ سلجھا ہوا کوئی مسلمان نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حکیم صاحب یا کوئی
 دوسرا مسلمان راہنما قرآن کی تعلیم کے احکامات پر خط شیخ کھینچ سکتا ہے خدا کو
 اسلامی قوانین کے مطالعہ کے بعد جن نتیجہ پر میں پہنچا ہوں وہ غلط ہو کیونکہ میرے دلی
 کھٹک کو دور کرنے کے لئے اس سے زیادہ عمدہ بات اور کوئی نہ ہوگی لیکن اگر میرا خیال صحیح
 ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم "ہندو اور مسلمان" انگریز کے مقابلہ کے لئے تو متحید
 ہو سکتے ہیں لیکن برطانوی طرز حکومت کے مطابق ہندوستان میں نظام حکومت قائم
 کرنے کے لئے ایسا اتحاد ناممکن نظر آتا ہے۔ اس کا دوسرے نقطوں میں یہ مطلب
 ہو گا کہ ہم ہندوستان میں جمہوری طرز حکومت قائم نہیں کر سکتے تو پھر اس کا علاج
 کیا ہے؟ میں ہندوستان کے ساتھ ساتھ کروڑ مسلمانوں سے خائف نہیں ہوں
 لیکن ہندوستان کے ساتھ کروڑ مسلمانوں اور ان کے ساتھ افغانستان وسط
 ایشیا عرب عراق اور ترکی کے مسلح لشکروں کی تاب ہم نہیں لاسکیں گے
 میں نہ دل سے ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت کا قائل ہوں اور اس کے لئے میں مسلمان
 راہنماؤں پر اعتماد کر نیکو بھی تیار ہوں لیکن قرآن و حدیث کے احکام کو ہم کیا کرینگے
 مسلمان راہنما ان پر تو خط شیخ نہیں کھینچ سکتے تو پھر کیا یہ ہماری تباہی و تباہ
 تیسرے امید ہے کہ ایسا نہ ہو گا اور آپ کا ذہن رسا اور قلب بصیر اس مشکل کو کوئی
 حل کر سکیگا۔

”ناخود از طلوع اسلام بایرج ستم“

بیشک عمر کا قول حق و صواب اور زید کا قول باطل ہے اس موجودہ دور ہندوستان میں اگر مسلمانوں کے لئے کوئی صحیح راستہ ہے تو وہ مطابق نص صریح۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ
ولا تموتن الا و انتم مسلمون واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا
آل عمران رکوع ۱۱

تفسیر کبیر میں علامہ فخر رازی رحمۃ اللہ نے جبل اللہ کے متعلق فرمایا۔

وقیل ان جماعۃ لا تہ تعالیٰ ذکر غیب ذلک یعنی جبل اللہ سے مقصود جماعت مسلمین ہے۔
ولا تفرقوا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد فرمایا لا تفرقوا۔ متفرق مت ہو۔ حاصل یہ ہے کہ سواد اعظم امت کو اختیار کرو اور جیسا آج کل کانگریس کی ہمنوائی میں آزاد مسلم و انصاری وغیرہ جماعتیں بنا کر شیرازہ اسلام کو ٹکڑہ کیا جا رہا ہے یہ مت کرو پھر ارشاد فرماتا ہے۔

واعد اللہ ما استطعتم من قوۃ ومن
سباط الحیل ترہبون بہ عدو اللہ وعدو
کم و آخرین من دوتہم لا تعلمونہم اللہ
یعلمہم وما تنفقون شیئی فی سبیل اللہ
یوف الیکم و انتم لا تظلمون۔

سورہ انفال رکوع ۸

اور ان کے لئے ”مشرکین“ تیار رکھو جو قوت نہیں

بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکے کہ ان سے

ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور

تمہارے دشمن ہیں اور ان کے سوا کچھ اوروں کے

دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا

ہے اور اللہ کی راہ میں جو خرچ کرو گے تمہیں

پورا دیا جائے گا اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے

ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی تنظیم اور جمعیت سے زیادہ کوئی چیز غیر مسلم

کے نزدیک خطرناک نہیں لہذا مطابق اس نص صریح کے فرض ہے کہ تمام مسلمان زیادہ سے زیادہ اپنے شیرازہ کو مجتمع کریں اور قوی سے قوی تنظیم جلد سے جلد کر لیں ان تمام مذکورہ بالا آیات قرآنیہ کا مفاد و ماحصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو من حیث الوجود اپنا امتیاز قائم رکھنا فرض ہے وہ کسی غیر مسلم قوم میں مدغم نہیں ہو سکتے کہ تہذیب و قومیت بنکر اکثریت میں جذب ہو جائیں جب ایسا کریں گے مگر اسی میں بڑے اور مخالفت احکام قرآنی کے مرتکب ہوں گے اس پر کسی شخص کا وہ آئین یا حدیثیں پیش کرنا جو من معاشرت و من خلق و من سلوک کی معلم ہیں جہالت یا فریب ہے اسلام سے بہتر رواداری کرنا اور من خلق اپنے اور بیگانے سے برتاؤ کسی نے نہیں بتایا ظلم و جور کی مخالفت مسلم و غیر مسلم پر اسلام سے بہتر کسی نے نہیں فرمائی حتیٰ کہ جہاں شرک کو بدترین گناہ فرمایا کہ۔

ان الله لا يخفان بشرک یه ۱۱۱ شرک کو معاف نہیں فرمائے گا۔
وہیں فرمادیا۔

ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله ۱۱۱ اور انھیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں
لہذا مسلمانوں کو ہر حالت میں احکام خداوندی پر عامل ہونا چاہیئے۔
اور بعض پر عامل ہونا اور بعض کو چھوڑنا کھلی گمراہی اور ضلالت ہے مطابق ارشاد قرآنی۔
افئو من یبعض الکتاب و تکفرون ببعض ۱۱۱ ایمان لائے تم بعض حصہ قرآن پر اور انکار کیا بعض
فما جزاء من یفعل ذلک منکم الاخری ۱۱۱ کا پس نہیں بدلہ اس کا جس نے کیا ایسا مگر رسوائی
فی المیوت الدنیا و یوم القیمۃ یردو ۱۱۱ و نقصان دنیا میں اور قیامت میں لوٹائے جائیں گے
الحی اشد العذاب سورہ بقرہ کوع ۱۰ سخت عذاب کی طرف۔

ان تمام امور کے متعلق احادیث کا ذخیرہ اتنا دافر ہے کہ وقار لکھ دئے جائیں مگر آیتہ کے مقابلہ میں صرف آیات کو بالقصد پیش کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ الرجوع

والصلاۃ والسلام علی الخیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحابہ
و اولیاء ائمہ و علماء ملتہ اجمعین۔

حررہ لید مصباح الحسن کان اللہ

۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ

تصدیقات حضرات علماء کرام

(۱) حضرت صدر الفقہاء استاد العلماء عالی جناب مولانا الحاج حکیم محمد نعیم الدین صاحب
مراد آبادی دامت فیوضاتہم۔ ناظم اعلیٰ الجمعية العالمية المہترمة یہ آل انڈیائی کافر
بسملا حامدا و مصليا و مسلما۔ حضرت مولانا المحترم سلمہ المولیٰ تعالیٰ اہل باطل کے
رو میں جو سعی فرمائی حق سبحانہ تعالیٰ اس کو مشکور و مقبول فرمائے اور جزائے کامل
و افرغیت کرے یہ مولانا کا احسان ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو کانگریسیوں اور
ہندؤں کی مغلوبانہ فریب کاریوں اور بے دینوں سے آگاہ فرمایا اور خدا و رسول کے
احکام سننا کر راہ حق دکھائی۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ
(۲) حضرت صدر الشریعت مولانا موسیٰ حکیم حاجی محمد امجد علی صاحب اعظمی مصنف
بہار شریعت دامت برکاتہم العالیہ۔ جواب صحیح ہے واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ

(۳) لقد اجاد اصحاب فیما افادوا اجاب والیہ ورسولہ اعلمہ بالصواب۔
”امام المناظرین“ فقیر الامام سید محمد عفرہ اشرفی جیلانی ”حدیث کچھو چھو“

(۴) سبحان اللہ سبحان سبحان اللہ فقیر نے ایک نشست میں حرفاً حرفاً خود اس رسالہ مبارکہ کو پڑھا جو کچھ تحریر فرمایا گیا بالکل صحیح اور بہت ضروری ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ رسالہ آئینہ و ماکان اللہ لیدر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب کا منظر اتم و آئینہ کامل ہے۔ فقیر عبد الحفیظ قادری مفتی آگرہ۔

(۵) الحمد للہ صدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد فقیر نے اس فتاویٰ شریف کو من اولہ الی آخرہ سنا الحمد للہ کہ اس مبارک رسالہ نے تمام اہلسنت کے علماء کو سکدوش فرمادیا اور دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی صاف کر دکھایا عجیب لیب کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے اور تمام اہلسنت کو اس پر توفیق عمل دے وا اللہ تعالیٰ اعلم فقیر محمد اسمعیل محمود آبادی حشتی سلیمانی قاضی صمدی۔

(۶) نحمدہ و انتصلی علی حبیبہ الکریم۔

۴) حمد و سلی کی بلیغہ الکیریم۔
اس رسالہ مبارکہ کو دیکھ کر اس کا یقین ہو گیا کہ اس زمانہ پر فتن میں جبکہ کچھ مسلم
ہندو مسلمانوں کو بزدل و شمشیر نہیں بلکہ بزدل و بدیر متہد و عین مدغم کرنے پر تلے ہوئے
ہیں اس رسالہ کی شدید ضرورت ہے حضرت مولانا مولوی شاہ سید مصباح الحسن ضا
مودودی جنتی صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ صدیہ پھیوہ ضلع اٹارہ نے مسلمانوں
احسان عظیم فرمایا کہ ان کے دانا دشمنوں کے تمام مکرو فریب طشت از باہم کر دے
اس زمانہ کے ہندوؤں کو لم یقا تلکوم میں داخل مان کر لایہ حکم اللہ کی آڑے کر
ان سے برو قسط جائز سمجھنا قرآنی منشا ہے ناواقفیت ہے طریقہ جنگ ہر زمانہ
میں مختلف ہوتا ہے کفار عرب و فتنہ گ سے جنگ کرتے تھے اب وہ کفار ہند
شمشیر بدیر سے ہر طرح مسلمانوں کی تباہی کی فکر میں ہیں وہ کونا امکانی حربہ ہے جو
مسلمانوں کے مقابل یہ لوگ استعمال نہیں کرتے اور کونا وہ ہتھیار ہے جو مسلمان
پر نہیں چلاتے یقیناً موجودہ ہندو ہندوستان حربی کفار بلکہ تمام حربیوں سے

سخت مردِ شمن ہیں ان سے کسی قسم کی بروقتطائی خاطر مدارات ان سے اتحاد و موالات سخت حرام ہے اور عقلاً و نقلاً سنگین جرم ہے خیال رہے کہ مشرک اہل قرابت کے حقوق حقوق قرابت ادا کرنا اور بات ہے اور ان اجنبی ہندوؤں سے موالات کچھ اور اس پر اسکو قیاس کرنا سخت نادانی ہے۔ صحابہ کرام نے بیشک اپنے کفار اہل قرابت کے حقوق تبتی ادا کئے ان سے رشتہ مودۃ موالات نہ جوڑا۔ ہر حال حضرت مولانا کے جوابات نہایت صحیح ہیں والحمد للہ علی ذالک۔

احمد یار خاں نعیمی اشرفی مدرس مدرسہ خدام الصوفیہ گجرات
(۷) محمد عارف اشرف قادری خطیب خیر المصاحد میرٹھ۔

(۸) جواب صحیح ہے۔ محمد فہیم اللہ غفرلہ مفتی مدرسہ سبحانیہ الہ آباد
(۹) الجواب موافق بالقرآن و فرض اہل علیہ لصاحب الایمان اکرم المحققین افضل المفسرین حضرت علامہ نے جواب کو آیات قرآنی سے استقدر مدلل و محقق طور پر تحریر فرمایا ہے کہ اہل ایمان کا اس میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ کرنا اپنے ایمان کو ختم کر کے کافری کا مترادف ہے اور الزامی دلائل بھی تحریر فرمائے ہیں کہ خواہ ظاہر ہی بغیر اسلام ہوں یا باطنی اگر وہ چشم بصیرت سے دیکھ کر غور کریں گے تو ان کو بھی سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہ ہوگا یفضل بد من یشاء ویجہد بد من یشاء ط

نقیب ابوالاسرار محمد عبد اللہ عفا عنہ اللہ قادری اشرفی
(۱۰) محمد و نصلی علی رسولہ الکریم فالحمد للہ حضرت علامہ مولانا شاہ سید مصباح الحسن صاحب دامت برکاتہم نے رسالہ ہذا لکھ کر اس پر فتن زمانہ میں مسلمانوں کی ایک نہایت اہم اور ضروری خدمت انجام دی ہے جس کا زبردست بار علماء و ربانی کے ذمہ تھا یہ حقیقت ہے کہ حضرت صدوح نے ناواقف مسلمانوں کی غلط فہمی کو دور فرمانے کی نہایت بہتر طریقہ پر کوشش فرمائی ہے کہ تعریف نہیں ہو سکتی ہے اب

بھی اگر کوئی مسلمان غلات روپیہ سے باز نہ آئے تو بجز اس کے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ختم اللہ علی قلوبہم الخ کے مصداق و مترادف ہے مولیٰ تعالیٰ حضرت علامہ دامت برکاتہم العالیہ کو جزا و خیر عطا فرمائے اور مسلمانوں کی چشم باطن کھول دے کہ اس جواب لا جواب سے مستفیض ہوں کہ فقیر حقیر سید عبدالمعبد قادری عفی عنہ جبل پوری۔
(۱۱) الجواب صحیح فقیر محمد محبوب اشرفی غفرلہ

صدر المدرسین احسن المدارس کانپور

(۱۲) ماقال بہ سیدی نبوہ الصبح عندی۔ محمد زبیر لاکرم نعیمی مراد آبادی۔

(۱۳) احقر العباد سید محمد زبیر حسین عفی عنہ

لکھنؤی

(۱۴) محمد و نعلی علی رسولہ الکریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم میں نے جواب مذکور میں اولہ الی آخرہ دیکھا فاضل مجرب "متع اللہ المسلمین بغیض علمہ" کی محنت قابلیت قابل داد ہے آیات قرآنی سے مسئلہ کو استنباط لائق نتائج ہے علامہ مجرب کی تحقیق و جستجو جواب کے مطالعہ سے ظاہر ہے وافی ایسی قوم کو جس کی مسلمانوں سے عداوت نامہ کلام ربانی و احادیث نبوی سے ثابت ہے مزید برآں روزمرہ کا یقینی مشاہدہ ہر ایسے مسئلہ اور تجویز کی مخالفت جو مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقی کا سبب ہوا تھا دوست و بھی خواہ سمجھنا اور اپنے آپ کو اس قوم کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا اور اس سے موالات کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے اور پھر عداوت بھی کیسی جسے کلام ربانی میں اشد بے بیغہ اسم تفصیل بیان کیا گیا ہو جو عربی میں زیادتی معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے چنانچہ پارہ ششم کے آخری رکوع میں ارشاد ہوتا ہے لیجد ان الناس عداوتہ للذین آمنوا الیہود و الذین اشد کول۔ آہہ مذکور میں اہل ایمان کے سب سے زیادہ اور سخت دشمن وہی قرار دئے گئے ہیں ایک یہود دوسرے مشرکین اور ہندو کھلے ہوئے مشرک ہیں خداوند کریم

ہندوؤں کے ہمنوا مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے اور اب بھی وہ حتم بصیرت سے کام لیں۔ منظور المحمود غفرلہ مدرس مدرسہ نیاز بہ خیر آباد ضلع سیتاپور (۱۵) الجواب تھا اللہ درالجیب ولنعم ما اجاب محمد بشیر غفرلہ صدر المدرسین مدرسہ نیاز بہ خیر آباد ضلع سیتاپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۶) محمدؐ و نصلی علی رسولہ الکریم مجمع محاسن منع فضائل فخر امثال حضرت علامہ فقیہ لا زالت شمس فیوضاتہم کے ہر دو فتاویٰ ہذا کے مطالعہ سے حقیر سرایا تقصیر مشرف ہوا حضرت محقق علامہ نے دلائل سیاطعہ اور براہین قاطعہ جس انداز میں تحریر فرمائے ہیں وہ خود ہی اپنی آپ نظیر ہیں اور وہ تحقیق گرانمایہ مسلمانوں کے لئے بے نظیر سرمایہ ہدایت ہے و غیر کانگریس بصورت موجودہ مسلمانوں کے مذہب و ملت کے لئے بے حد مضر ہے جیسا کہ حضرت علامہ دامت برکاتہم العالیہ دعت فیوضہم الجاریہ نے مفصل و واضح تحریر فرمایا ہے مسلمان کی فلاح دارین صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں ہی منحصر ہے قرآن کریم ناطق ہے لہذا کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ اور اس کے خلاف میں ہلاکت و بربادی قال اللہ تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویترع غیر سبیل المؤمنین لولیہ ما لولئی ولفصلہ جہنم و سآؤت مصیرا۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید۔ کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید۔
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر عمل کرینیکی بدولت معراج کمال پر فائز ہوئے اور آج بھی اس پر عمل کرنا لوگوں کے باب علم و تربیت داہو لا ہتہوا ولا تتحرزوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

اور ابداً اباد تک یہ خوشخبری باقی رہے لا تبدیل لکلمات اللہ دین تجر لستہ اللہ
تبدیل پائے اگر کوئی فرد یا گروہ تو لایاً فعلاً اس امر کا قائل ہو کہ دنیوی اخلاقی روحانی
تعمیل کے لئے اسلام اور اہل اسلام کو چھوڑ کر کسی غیر مسلم کی رہنمائی ضروری یا جائز ہے
اور اسلام کسی انسانی شعبہ زندگانی سے خالی ہے تو اسکی آنکھ اور سمجھ کا نقص و تصور
ہے مگر نہ بیندیر در شب پر حشیم۔ چشمہ آفتاب راجہ گناہ
غیر مسلم مسلمانوں کا بھلا دیکھنا ہی نہیں چاہتے ان کی بھلائی سے ان کو تکلیف
اور ان کی برائی دیر غصہ سے ان کو خوشی ہوتی ہے قال اللہ تعالیٰ ان تمسک
حسنہ تسوء ہم وان نصبکم سبۃ یفرحوا بہا لہذا غیر مسلم پر اعتماد اسکی اقتدا اسر اس
ضلالت و گمراہی ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہر بلا سے محفوظ رکھے اور
صراط مستقیم کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر
خلقہ سیدنا و مولانا محمد آلہ اصحابہ و احزہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
حقیر سرایا تقصیر رحیم بخش و رحم مدرسہ سعید یہ عربیہ

دادون ضلع علیگڑ
۲۸ شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ

کیپر اینڈ پرنسٹرنج الدین قمر

ڈائمنڈ پریس آگرہ

مجلس شورای ملی

تاریخ ...
شماره ...
موضوع ...

مجلس شورای ملی
تاریخ ...
شماره ...
موضوع ...

مجلس شورای ملی

دوقومی نظریہ پر ایک عظیم کتاب

خطبات آل انڈیائی سنی کانفرنس

۶۱۹۲۵ — ۶۱۹۴۷

صفحات ۳۵۰، قیمت ۲۱/- روپے مرتبہ
 جس میں تحریک پاکستان کے تمام
 گوشوں پر گہرہ اٹھایا گیا ہے،
 نظریہ پاکستان کا تحقیقی پس منظر۔

• علمائے اہل سنت کی سیاسی بصیرت کا مدد بولتا ثبوت۔
 • وطنیت پرست علماء کے کردار پر حقیقت پسندانہ تبصرو
 • آل انڈیائی سنی کانفرنس اور تحریک تقسیم ہند

نفیس کتابت، دیدہ زیب طباعت
 اعلیٰ کاغذ، مضبوط اور خوبصورت جلد

تحریک آلہادی ہند اور السواد الاعظم

مصنف
 پروفیسر محمد مسعود احمد

قیمت
 ۱۲ روپے پچاس پیسے

علمائے اہلسنت و جماعت

بہ خصوص مولانا محمد نعیم الدین آبادی اور مفتی محمد عمر نعیمی

کے سیاسی و مذہبی افکار و خیالات

نیز تحریک پاکستان میں آل انڈیائی سنی کانفرنس اور

صحابہ اور عوامی علم پران حضرات کی دستاویز خدمات کا تحقیقی جائزہ

ملنے کا پتا :- عظیم پبلیکیشنز پو بکس ۱۹۹۶ لاہور